

پاکستان کی سب سے بڑی ویب سائٹ

ماہنامہ جاسوسی ڈائجسٹ

نمبر 2012

مجلد

معراج رسول



www.paksociety.com

چینی انقلابی

مہدی رحمانی

چائے کی تہ تیہ تارک کی مادیات
ہلکا ہلکا چمچیں مستی میں



آخری منہ زان

سید علی

جگہ پر ایسا ہر جگہ اسرار ملانے
واحد کی تہ تیہ تارک کی مادیات

سوز

بابر اعظم

مشرق... مہدی رحمانی کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

قمری

جمال رحمانی

اس وقت کا قمری
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

قربانی و شہداء

نکاح شہداء

میری دل کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

لکڑی

مہدی رحمانی

میری دل کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

بونی کار

شیریں رحمانی

بونی کار کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

گروہ

اسحاق رحمانی

گروہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

پیشینہ

عبد اللہ رحمانی

پیشینہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

مہرگاہ

مہرگاہ رحمانی

مہرگاہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

فوج

سلیم رحمانی

فوج کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

دائیں

احمد رحمانی

دائیں کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات

سوز

احمد رحمانی

سوز کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات



شاہ جمال

شاہ جمال

شاہ جمال کی تہ تیہ تارک کی مادیات
کے رشتہ کی تہ تیہ تارک کی مادیات



ایک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیش کش

(WWW.PAKSOCIETY.COM)

یہ شمارہ یا کس سوسائٹی ڈاٹ کام نے آپ کیلئے پیش کیا۔

تم خاص کیوں ہیں؟؟؟؟؟

یہ واحد روپ ملتا ہے جہاں سے تمام روٹے نکلتے ہیں، اگر ان سے روٹہ نہ مری کی نظر بخیر کی کہناں، اور اس کی کہناں

اور کچھ دنوں بعد اس نے مجھے ساتھ لایا اور کہا کہ یہ تمہاری بیوی ہے۔

ہائی کورٹ کی فیصلہ



• اگر آپ کو وہ سہانٹ پسند آئی ہے تو پوسٹ کے آخر میں اپنا تجربہ ضرور دیں۔

● اپنا تبصرہ صرف پوسٹ تک محدود رکھیں۔ درخواست کے لئے رابطہ کا صلح استعمال کریں۔

● اپنے دوست احباب کو بھی ماک سوہا کی سکرے مارے جس بتائیں۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی انتظامیہ سے مالی تعاون کیجئے۔ تاکہ یہ مفرد دہب

پاکستان کے ویب سائٹ

WWW.Paksociety.Com

Litrang For Pakistan



عزیزان من السلام علیکم

وہی ہے جو کہ اس کے لئے ہے

میں نے کہا کہ اگر وہ اس کے لئے تیار ہے تو میں اسے لے کر آؤں گا۔

کسی بھی قوم کی آزادی اور معاشی و معاشرتی ترقی کے لیے عدلیہ کا آزاد اور مفاد پرستی اور محبت سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اس لیے ان سے قانون اور آئین کے خلاف کوئی کام نہ ہو سکی۔ حساب سزا کی دلی جاتی رہے۔ تو قانون شکنی کرنے والوں کو گرفتار کر لیا جائے۔ حساب کتاب کا خلاف آئین رہتا ہے۔۔۔ یہی خلاف

کے کمر، جہاں کے حق کے قضا کا سامنا ہی ہوتا ہے۔۔۔ برقی قانون شکن کے لیے پورا کھانسی لگ کے خطرناکوں کو یہ امن عطا ہے کہ

جہاں کرتے رہے ہیں کہ عکس کشی مانی جاتی ہے، اسلئے کہو: اس کی کاپی آئی اے ہے۔ گاؤں آدمی درخت سے ان کے ہاتھ کھرائی ہوئی انھیں

اگر آپ کو اس بات پر یقین ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی آئے گی تو آپ کو اس بات پر یقین رکھنا چاہیے کہ آپ کی زندگی میں کوئی تبدیلی آئے گی۔

مگر وہ شکر کرتا تھا کہ اسی نے اس کو آواز دلائی تھی۔ یہ بے نیل وصال شاید پہلی ہی تھا مگر اب ہوتا ہو کر آتا ہے۔ موسم کے ساتھ جب ترائی کی ہے اور

انہیں کرنے والے انتساب کی زد میں آ رہے ہیں۔۔۔ برقی انوائس سے سہاری روٹھ گیا، چاندیوں کی گھڑیاں، «مکرو ویل» وغیرہ کے «موسن کی چھڑا»،
نورانی گھنٹی کی جھل، درگمائی، لچل لچل جھست جھست کے نام پر سرکاری جہاز لوری۔۔۔ ایک ایک کر کے یہ عوامی مسائل عدالتوں میں رسائی

ہاں، پہلے بھی اسے لیا۔ آج مارا بھی گیا۔... پتا ہے کہ تو کام کاج پر تھے، والوں کی انکسار گفٹ ہو کر عوام کو بدنام و فخر دل کرانی اور ایم ای کے انڈیجریوں سے جاننے... یہ تو ان کی انکسار گفٹ کا پتہ ہے۔

آج ہم اگلے کونسل امیدوں کے ساتھ نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں کہ جس آپ کے اظہارِ عقیدہ کے انکشاف میں...

[illegible]

کچھ ایک ماہرِ عرفان نے کہا کہ میں اس کو اپنے کے ساتھ لے جاؤں اور وہ لوگوں کی کچھ باتیں کر دے۔ پھر سے لے گا تو اسے دے گا کہ کسی ایسا اور ایسا ہے۔ اس کے چھ بے نیچے آئی، چھ ان کو دینے والی تھی۔ سرورانی پر سورج و مہتابی اکابر نے حضورِ مہتابی اور

تھے جبکہ حیدر نے کھڑکھڑاؤ جنگ میں ہار، حسب معمول اپنی امانت دہرائی اور حکمرانوں کے ساتھ بیوی اور بچے اس کی کلاں کھپا کر فریب اور

مغرب، پاکستان اور بھارت کے تین مہمنازاد اور اسی طرح عالمی اہمیت کے حاملہ سرسبز تھے۔ جو انہیں ان کے کم سے کم ان کی ہر ایک سانس کی تھیں۔

[illegible]

اسی شخص کو ڈاکو قرار دیا۔ مجموعی طور پر یہ خوب صورت کہانی تھی، خود اس کا ہر سوانحی قلمی کردار ساکھ۔ اس دور میں جہاں لوگ ہر سوانحی

[illegible]

آج، جبکہ اسے اصرار تھا کہ اس کہانی میں بھی ایسا ہی سر انجام کے ساتھ ملے گا تو میری جان بدلتی رہے۔ یہ سب اس وقت ہی دل دلاؤ اور کراؤ لے کر ختم ہوا۔ وہ میرا دھڑکنے والا دل دے گا جس کی جگہ اس کا ہم جڑ کر رہی رہا۔ اس وقت ہی کی گراں دل لکھی جاتی رہی اور پھر اس کی جگہ اس کی جگہ لکھی جاتی رہی۔

فاتح شہزادہ کی وجہ سے آپ قتل کی گئی تھی۔ یہ تمام حالات ہندوستان کا انتخاب کا جواب ہے۔ ہندو آزادی کارکنوں نے اس سے انکار کیا۔

کی تارکی اور خوشبو لے لےاں دودھاغ کو مسٹر کر دیا یہی ہے کہ ان کا کمال ہے۔ عروہا کام کی آفت، کمالی سبب اللہ تعالیٰ ہی چن چن پالی کہاں تھی جس میں

تو کہہ رہی تھی کہ میں نے اسے نہیں دیکھا تھا۔

فوجی صابر علی کی آمد عید پر ہوا ہے۔ ”مظہر اس دن رخصت ہو رہا تھا اور میں بخانہ رسول کا جہاز کو ملتا ہوا کہ اسے چپ اس کے لیٹ آئے کی کامیابی و انت

[illegible][illegible]

[illegible][illegible]

آخری منزل

ایچ اقبال

جن کلفوں کو خونِ جنگ سے سونچا جاتا ہے، ان کی جڑوں میں اگر آپر کی
آبیاری شروع کر دی جائے تو پھول کی خوشبو مسخور کن رہتی ہے، نہ
پھل میں حیات بخش تازگی برقرار رہتی ہے... نہو کا یہ خطوط اک کھیل کٹی
کٹی اور گل در گل پھیلتا چلا جاتا ہے... پوری فصل کو برباد کر ڈالتا ہے...
فصلوں اور فصلوں کی تباہی کی سلسلہ پھیلاتے والے یہ پھول جاتے ہیں کہ
ان کی پالی پوسی ہوئی سٹلمیائی سب کچھ جات لپٹ کے بعد خود ان کو بھی
جات جاتوں کی... خیر و شمر کی کٹھنکشی ازل سے جاری ہے، چلتی ہی رہے
گی... پہلا خون پتھر سے دب گیا تھا... اب یہ جہت ترقی کا دور ہے... انش و
آہن کی ہوجھاڑ سے کوئی تحریف و نزار ہجہ بھی بسموں کو ان کے لبو کا
غسل نہ سکتا ہے... وہ بھی اس جھوٹی گرداب میں اُن پھندا تھاں پوئی آہا ہے
کچھ بھی اس کی اختیار میں نہیں رہا تھا۔

چاہت رہا تھا وہ سچے کا اصل بھول جائے والوں کی جڑ و ستھن کی ایک لہر سے داستان

وہ تھا تو چرما بگین چمکی سڑک کی چڑائی اتنی کم تھی کہ دو ماروں
کے ساتھ تیسری کار اس میں داخل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس سڑک کو چڑا
کرنے کے لیے شہری تھا کہ ہمارے کرائی جائے جو اس کے دائیں
بائیں تھی ہوئی تھی۔ اس قدم طرزی ملکوں میں ثابت تھے ہمارے
قدم ہونے کے باوجود اتنی سلیس طرزی کہ اس گمراہے کا کوئی جواز نہیں
تھا اس سڑک کو چڑا کر کے کی ضرورت اس لیے تھی کہ اس کی گڑبگ
کا سارا داؤ اس چرما بے کی تھیں ہی سڑکوں پر تھا جو لہارت چڑی
تھیں۔ اس سڑکوں کی چڑائی کے باعث اس چمکی سڑک کو گئی ہی تھا جا
سکتا تھا۔

دن کے گیارہ بجے کے قریب اس چرما بے کی مرکزی سڑک پر
ٹرینک گاڑو عام بتا تھا اس لیے اسے "دن وے" کر دیا گیا تھا۔
تیسری سڑک دن وے نہیں گئی۔ اس طرف گاڑیاں مڑتی تھیں جس اور
اس طرف سے شاہراہ کی طرف آتی تھیں۔
چمکی سڑک جسے گئی کہا جا سکتا تھا وہ بھی دن وے نہیں تھی لیکن
اس طرف گاڑیوں کی آمد و رفت نہ ہونے کے برابر تھی۔
شاہراہ پر سلسلہ بر حال تھا تا کہ تیسری سڑک سے کسی گاڑی نکل

کے بعد عادل نے اپنا ایک خوب صورت بلکہ خوبصورت لڑکا جس کا نام وہ اپنے والد اور چھوٹے دادا بھائیوں اور ایک چھوٹی بہن کے ساتھ رکھ دیا تھا۔ اس سے چھوڑ بھائی ہائل قرمزائے کاکا صاحب علم تھا۔ اس سے چھوٹی بہن قدیرہ فرسٹ ایئر میں پڑھ رہی تھی۔ اس سے چھوڑ بھائی سراج علی کاکا تھا اور اسکول جاتا تھا۔ والدہ

خداوند تھے لیکن اب ریاضت نہ ہو چکے تھے۔ مگر کی تمام دوسرے
دوا پر اس کا دل غصے سے سمجھ گیا تھا۔
میرے نے دوسرا پہلے کر بھیج دیا تھا۔ اس کے بعد
اس کی دوا عدالت کی شادی ہو گئی تھی لیکن اچانک میرے کے
والد کا ہاتھ ٹپس ہو گیا۔ ہاں اور چھوٹی لیکن میرے کی دوسرے

والہ کا ہارٹ ٹپس ہو گیا۔ ہاں اور چھوٹی بھین بھی مر چکی تھی۔
 داری پر جان گیا۔ عادل ان سے کسے آخر احیاء برداشت کر
 سکتا تھا لیکن مر چکے نے یہ گوارا نہیں کیا۔ اس نے پچیس میں
 محنت کر لی۔ عادل سے اس نے صاف صاف کہہ دیا کہ
 وہ اس وقت شادی کرے گی جب اپنی چھوٹی بھین کی شادی

میرزا اور عادل کا ایک دوسرے کے گھر میں آنا جانا برسوں سے تھا۔ میرزا اور فرزانہ سے اس کی چھوٹی بہن تقسیم کی کاڑھی چھٹی تھی۔ جب تک میرزا کے والد کا انتقال نہیں ہوا

فہم عادل ایک بچی اس کے گھر چلا تھا قاتلین اس کے بعد
اس نے اکیسے جانا گھوڑا جانا۔ اب وہ جب جانا جانی
تھیں تو سب کو گرا تو لے کر جانا۔

اگلی کال اس کی پھولی مکن تقدیر کی جس میں دوتے اور
پینے والے جو کہ کچھ تھا، اسے کن کر دو ایک کپ کے لیے
مائل کو سکھتا ہوا کرکٹ اسٹیمپرنگ پر اس کی گرفت بھی ان کھول
میں دھکیلی پڑی تھی اور اس کی کارخانے سے 30 چار ہونے سے
بال بال پڑی تھی۔

بچہ آفس میں دس منٹ کا کام تھا۔ وہاں سے واپسی پر
 بھی کول خردی ڈرامے کر رہی تھی۔ مرینہ اکی کے برابر می
 چپ چاپ بیٹھی رہی۔ وہ آج خاموش رہتی تھی۔ کول نے
 اسے کہہ دیا۔
 ”آئی چپ کیس ہوا؟“

مجھے بتایا ہے کہ اس سانحے کی اطلاع سب سے پہلے تم نے دی

“နိဗ္ဗာန်”

کی مضمون ہو کہ می صاحب ایک موٹر سائیکل کی آغل فیکٹر

ل کی نظر میں آ جانا چاہیے تھا، لہذا اگر کسی کوئی بات تھی تو

”ہی رقیب میں سے تھے جسے خرد میں جاں سمجھا۔“
 ”میں، رزم تو حسین و رمال جانے کے۔ اب اگر تم
 کام کرنے کے لیے جاؤ تو وقتی ہم استعمال کرنے کا
 طریقہ مجھے چاہئے۔ میں بھی طرح بگڑا دیا ہے گا۔۔۔
 چلو چھوٹے ہیں، میں نہیں کہے، تم آؤ۔۔۔ عوامی دہر
 میں بیکوٹ۔“
 جادل چند لمحوں کاوش را بردار۔۔۔ ”میں چاہوں
 ہوا۔۔۔“
 ”لہو۔۔۔ نے اس کی بات نہ کی۔۔۔ مجھے سمجھنے کہ ایک
 ہی بات کی ذرا سی کے بے جا ہو گئی کرنے کے لیے جاؤ
 کے۔۔۔ اب میں نہیں کہی جاؤں کہ بات صرف اس کی

[illegible]

دوسرے دن رات کے تقریباً چھ بجتے ہی کونسل
 راجا ایک دنگے کے قریب سے گزری اور دنگے میں اس دنگے
 کے ساتھ ہی ایک دنگہ دیکھا۔ وہاں کچھ لوگ کھڑے تھے۔
 لکھنؤ بھی وہاں سے گزرا۔

[illegible]

”ہاں۔“ انجینئر صولات چنا۔ ”میں سمجھتا ہوں کہ اس بلڈ کے سے لوگ صلیف الاسلامیہ ہیں یا یہ کہ کسی کی یاد میں آئے ہیں۔ جہاں تک اسی قیث سے آئے ہو یا انہوں کا تعلق ہے اسی بارے میں کوئی گمان ایک اقتدار سے درست بھی ہو سکتا ہے۔ جو حقیقت چاہلی خالی پڑا ہوا میرا مطلب ہے جہاں کسی آدم کا سامان تک نہ ہو۔“

گول بھڑی سے لہی۔ یہ جیسے سرم کاس میں
سدا رنگ نہیں؟

”وہاں کے گولوں کا گچھا جان ہے۔ قلیت کے کینوں
نے چاہنے سے پہلے سارے سامان چھوڑ آف کر دیا تھا کہ
جب واپس آئیں گے تو سب جگہوں وقت کے فتنے کے
اقتدار سے خرید گئیں گے۔ وہ لوگ بڑی کس کے لیے امر کا
گئے ہیں۔ قلیت خریدتے کہ وہ چاہتے تھیں تھے اور کرانے
پہاں لیے تھیں اسی لیے کہ ان کے بھائی کے مطابق کاسے
دار، کرانے کے گھر کو انچا گھر کچھ کر گئیں اور چے۔ بہت مکہ
تجارتیں کر رہے ہیں۔“

گول لہی ”آپ ہاں آوازوں کے۔ رے میں سے جاتا
میرے گھر۔“

”کی ہاں، قیثت حلقہ چڑھو تو وہاں اس قسم کی آوریں سنائی دے سکتی ہیں جو دراصل اس قیثت کی کسب ہوئے۔ حلقہ قیثت میں کوئی پتہ نہیں ہوتا ہے۔ آس کے کسی قیثت میں ہونے والی آوریں حلقہ قیثت سے قیثتوں ہو سکتی ہیں اور میں نے سمجھی کہ اگر وہاں ہوتے اور پتہ چارہ حقیقی اور مفقوعہ آوریں، میں موت کی دیر سے قیثتوں میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی سے بتا دے تو اس سے قیثت سے قیثت ہو جائے۔ تھے۔ جس طرح میں نے غور کیا اس کے لئے اس قسم

کی باتیں ڈال رہی تھی۔
 "جس شخص کو ایک ہنگامہ لگا رہا ہے اس کی سیڑھی ہے۔"
 "جس کے پاس ہے پرکھائی چلائی کی جیس، اس کی طرف
 لگی ہیں داخل سے تو وہ تو آسان ہے۔ اس کی پائین
 عمارت ہے۔ اس کی شناخت بہت آسان ہے۔ اس کی جگہ
 دیکھیں جہیں ہیں۔ خدا نے اس کے دماغ میں کی عمارت کے
 دہان میں اس کی گانہ کو مل رہا۔"
 اس بات پر کتوں پر چڑھی کیجئے کہ اس نے عالمی کی کار
 اہی دیکھیں کہ سامنے کوڑی دھجی تھی۔ اس نے سرسری لکے
 میں پڑھا۔

”وہ کیفیت اس لحاظ سے کہ کسی شخص پر ہے“
 ”کئی غی صواب پر ہے۔“ اس پر صواب سے جواب
 ۱۰ بیوی ڈایسٹ

وہ "پیشوں کی دکان" نہیں ہے۔ وہ "کھول کے لیے" بھی ایک اصطلاح نہیں جس سے
 اسے "سات پتھر سمت پر کاروبار" کہیں گے۔ اس
 "کھولنے والے" کو "کھول دے" سے پرہیز کرنا چاہیے۔
 منظور ہے کہ "کھول دے" سے "کھول دے" کی
 "کھول دے" سے "کھول دے" کی "کھول دے" کی
 "کھول دے" سے "کھول دے" کی "کھول دے" کی

[illegible]

میں اس کو آپ سے جان کر کام سے جاننے سے قیث
میں تیرا ہی تھی۔ چنانچہ کہ ستمدار ہے کہ شریک ہو کر
کون کے لئے ہے کہ ان کی ستمی اس کے لئے کیا ہو کر
ہوں سے کہ مردوں کے جنت میں آتے جاتے ہیں
دیکھتے وہ ستمدار کہ شریک میں اس کا مکمل جس پند
کے کہ ان کو لے کر۔
”پڑا نہیں بھی ہے“ کہول سے کہہ رہے ہوئے
- پند -

”اگر یہی تو، یہی ہوا ہے۔“ ڈگری ہاتھ سے
 فٹیں پھیر کر میں اس سے ٹکرائی گئی۔
 ”تو کیا ہے؟“
 ”جس سب کی تو ہوگی۔“
 ”اکیلے نہ رہتی ہے۔“
 ”ایک بڑی کے چار کے ملائیں اس سے صبر
 والے لاہور میں رہتے ہیں۔“ مھراٹے جواب دے کر
 بولی۔ ”آپ اس کے پاس میں خاصی جیس معلوم
 ہو جی۔“
 ”خیر سے بول میں اس قسم کی عرصہ دفع، مفتا

نہیں ہو سکی مگر وہ سچی سے کہ اس نے جانتا وہ مجھے تھا۔
جواب میں منصور نے اسی قسم کی باتیں کہیں جو اس کی

صورت کی تھی۔
 کہیں کچھ نہیں پڑی۔ دو مئی صوفی میں اوپ مئی کو
 صوفی میں سے کئی طرح کی لکھی رہی۔ کول سے کہ
 ایسے رس کے بعد عکرا پر میں نے ستر دیکھی۔
 ☆☆☆
 "سر" دو مئی۔ "میں اس قلیق کی عکاسی لینا چاہتا تھا۔
 کہیں کچھ نہیں پڑی۔ دو مئی صوفی میں اوپ مئی کو
 صوفی میں سے کئی طرح کی لکھی رہی۔ کول سے کہ
 ایسے رس کے بعد عکرا پر میں نے ستر دیکھی۔

[illegible][illegible]

☆ ☆ ☆
☆ ☆ ☆

۷۸ کے پاس جاسے لیکن بہت غریب سے ان دونوں کو دیکھ کر وہ بھی رونا لگا۔

[illegible][illegible]

آپ کا جواب ہے کہ ایک ایسا شخص جو کہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے، وہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے۔
 آپ کا جواب ہے کہ ایک ایسا شخص جو کہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے، وہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے۔
 آپ کا جواب ہے کہ ایک ایسا شخص جو کہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے، وہ اپنے آپ کو "میں" کہتا ہے۔

[illegible]

39 ﴿مؤید 2012﴾

[illegible]

شی صورت میں ظاہر ہے کہ یہاں کوئی مگر شخص ہے۔
 اس آواز کی اس وقت نصیب ہوئی جب میں وہاں سے
 نکل رہا تھا۔ مگر یہاں تک کہ وہاں سے نکلے گا
 جب تک کہ وہاں سے نکلے گا۔ وہاں سے نکلے گا۔
 وہاں سے نکلے گا۔ وہاں سے نکلے گا۔
 وہاں سے نکلے گا۔ وہاں سے نکلے گا۔

[illegible]

کے گھر سے دے دو جا رہا ہے گا۔
 "میں ایک دن کنوئیں کی "کنوئیں کی آواز دہائی۔ "اس
 کے بعد جب کار سے پیڑرو کے گا کہ ٹوٹ جا گیا۔
 اگرچہ ایک سے بہت ہی زیادہ پھر اس جگہ گئی چلی گئی
 کی جہاں بہت سے ہو سکتے ہیں۔ اس کو درجہ حاصل کرنا
 ہے۔ میں بہت ہی شرمناک کرتی ہوں۔ ایسا...
 چلتا...
 اس وقت عادل کے سامنے ایک ہی سوال کی گونج

[illegible][illegible]

میں...

میں چپ رہا۔" عادل نے سخت جھجے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اتنا وقت ہے کہ تم کو کھانا دے دوں اور تم کو اپنے کمرے میں لے جاؤں۔"

عادل نے ایک ہاتھ سے رونا ہوا سر سے لے کر دھو کر دیا۔

وہ ایک سیڑھی سے گانا گیت گاتا تھا اور وہ رونا ہوا ہاتھ دے دینے کا۔

ذرا سیڑھی کا پتھر سے ٹکرائے ہوئے کونے میں بیٹھ کر گیت گاتا۔

"تمہیں کدو" عادل نے ہاتھ میں لے کر دیا۔

"اگر کدو کاغذ کاغذ ہو تو وہ اس آگ میں جھڑک دیا، بہت

حقاً! اب کی کرنا چاہئے؟
 کا کا کہیں بڑھا ہوا ہاتھ پر بڑھ چکا۔ وہ کہنے لگا۔
 تاہم کرکٹ میں اس کی عمر اور اس کی آواز پر بھی کئی برس نہیں
 جیسے کوئی ناک سے بول رہا ہو۔ اب، اس کی نظریں عمار پر
 صبر اور وقت کی محسوس تھیں، تاکہ وہی کرے جو اس نے
 کرنا ہی اس وقت کا اس کا رویہ تھا۔ اس کی آنکھ کی طرف سے
 اس کی طرف تھا۔
 حقاً! وہ بول رہی تھی۔

”اگھ سے پہلے تھرا اڑو مگر تورا ہا سکا۔“
 ماہل کے کچے منہ کو دیکھ کر آئی اور بھروسے کا اظہار کیا
 ہاتھ جب سے نکلا۔ اڑو کی تکلیف کے باعث کان کا ٹٹیل
 وہ تھپ تھپ چڑے سے جھلک رہا تھا۔
 وہ تھپ تھپ کر دیکھ کر اور بھروسہ جیسا کہ اس کی بے نکلا
 اور بھروسے کی دوسری تھپ تھپ کی گلائی گلائی۔ کان کا ٹٹیل
 روک نہیں سکا۔ ایک تھپ تھپ اور دوسرا تھپ تھپ اس کی جھپٹی
 طاقت بھی مارلے کے گئی۔

عرب سے بہرہ نیا جڑتے کش ہوا۔ "یہ بتا رہے ہو کہ وہ کسی
 دین کے لیے کئی کچھ جادو کرے؟"
 "....."
 "کیسے؟" "وہ اس سے اسے اسے ہوتے ہوئے اس کے
 دل میں زہریلی کیمیا پڑھتے ہوئے اس کے دل میں لالہ اور چھپ سے
 موم لگا دے۔" "وہ اس سے اسے۔"
 "کامیاب تھا؟" "وہ اس کے دل میں اس کے دل میں اس کے دل میں
 کر رہا تھا۔"

حضرت کو کہہ کر
"میں نے بالکل صحت میں رہا۔" کا کاغذ کی آواز
سُنی۔ وہ بول پڑا۔
"میرا دل نے خاموشی سے اپنا کام چھوڑ دیا۔ پھر
جب اس کے صحت مند دل میں اچھا ہوا، اس وقت تک
کا کاغذ نے اپنے بیان میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اس
سے عادل نے پتہ چلا کہ کا کاغذ نے اسے ٹھیکہ دیا کا
دوسری دنیا سے نکلتے چھین کر لیے کا کاغذ خود ہی
کے ہر جملے کو

سب جوش و خروش کر کے قیلا طے کرتے ہیں، یہاں سے انھوں نے قیلا طے کیا، کاکا علی بن ہریرا کے ہاتھ گئے کہ جہاں کے بار سے سب جگہ تیار ہو، وہ کہہ اتر کر پہنچا تو سکا کہ کہ اسے اس طرح نکھڑ کر ہٹانے والا نہ ہے۔
 نہ جانے کونسا عداوت کو نہیں آیا کہ اتر لیں بھی چلیں گے ہاتھ نہیں لگتا چاہیے۔
 علی بن ابی طالبؑ کی زبان کو تھک کر آواز آنے سے پہلے عداوت ہی کر کے ہاتھ نہ لگائے کہ شرمناک کہہ رہے ہیں۔
 ان کے ہاتھ نہ لگائے کہ شرمناک کہہ رہے ہیں۔

عالم اسے پہلا رحمت کی بارگاہ قرار دیتا تو کہتا ہے کہ "اس طرح میں تمہاری دوسری ناک کا ایک ٹکڑا ہوں۔"

گاندھی جی کا مشعل ایک جگہ ہے اپنا دواؤں دہانے کا گھر۔

عادل نے مرزا خانہ اس کے چہرے پر اب بھی تکلیف کے "نہا" تھے۔

"جس" آخر میری گویا ہے "جاس"؟ وہ تو اس کے لیے ہے میں تکلیف کا میری سی۔

"مجھ کو تمہارے خیرات کا اعزاز دینا چاہیے۔"

۱۵۔ ایک سال سے جاگس رہے ہوئے۔ اس کی
 کے گوشے میں اس نے دکان کلاں کی بنی بنی اور غور کیا
 کم نظریہ بنے ہوئے ایک دو سو سال کا چلا ہے۔
 ”دکان کس چیز کی ہے؟“
 ”پان کی۔“
 ”پان کی کیا شے؟“
 ”پان کی شے تو گندہ مٹے سے رات گئے کبھی کبھی
 گندہ ایک سو ترم سے کام چلا سکتا ہے۔“
 ”دو سو گندے پان تین ہوں گے۔ مجھے تفصیل میں
 معلوم۔“ اس نے رات گئے ایک گندہ پان دیا ہے۔ اس نے

[illegible]

چاہے آپ کے پاس کوئی کتاب نہ ہو۔ اگر آپ اس سے متاثر ہو جائیں گے تو آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ صرف ایک کتاب ہے۔ اس کے بغیر آپ بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

میں بہ پتا نہ لگا، اور ایک ہفتہ پہلے ہی تمہارے مکان میں داخلہ دوں گا مجھ سے جان چمڑے کے لیے نکل پاتے ہیں۔
 دیکھو، میں نہیں جانتا کہ تمہارے سر میں کچھ غصہ ہے یا
 یہاں سے جاؤں گا۔ نیچے والوں سے کہہ دوں گا کہ آج تم
 کہہ جائیں کہ وہ تمہارے دل میں تکلیف ہے۔

۱۶۰۔ مجھے اس سے کہنا ہے۔ ایک دم تپا ہے ایک جاس
بچہ کی ضرورت نہ تھی تو وہ کسی سے مجھ سے ملنے کی قسم
میں میں سے ملنے کی قسم کا گھر تھا۔ اس وقت تو وہ
پاکستانی دور تھا۔
”ختم ہے۔“ غائب سے سب کچھ چاہ کر رہے

[illegible]

آواز میں نکلنے اور ہر جہت کے لیے بند ہو گئی۔۔۔ دل کے
دھڑکنے اور بے چارے کوئی نے اس کی جوتھی میں سوراخ کر
دیا تھا۔
اس کے جھوٹے دل ایک مہر خدایہ کے جھوٹے جہت کر
دوازے کے کمرے پہنچا اور اسے کھول کر دوسری طرف نکل

جامعہ میں لوگ سنی آئی کی طرف سرور ہو رہے تھے جو دوسرا دور تھا اس وقت ایسا نہیں ہو گا۔ لیکن آج کل کو وہاں بھی دوسرا دور ہو چکا ہے۔

اپنی کار کے قریب پہنچ کر عابد نے اڑ چوٹ جیت کی غماز سمٹ کا زور دیا کھولا۔ اٹھتی ہوئی سے اس نے ساری سروری چیزیں نکال کر اپنے کوٹ کی جیبوں میں ڈالیں اور پھر کار کا زور دیا کہ وہ کہے کی تھوڑی سی ایک طرف چلتی ہو ایک لہو لگی میں مڑ گیا۔

اس پہنائی صورت ہے حال میں مگر اس کا روحانی تحول
 ہے کام کرتا رہا تھا وہ نہ اپنی کار پھوڑ کر نہ بھگتا۔ کوس لے
 کیونکہ سے چھپا ہوا تھا اس لیے وہ فوری طور پر اس کی کار کا
 تیر ہزار تک کہے والی پوچھیں صوبہ خزانہ کا منجر دیتی اور کوئی بھی
 پوچھیں صوبہ اس کی جگہ اس کی کار روک سکتی تھی۔ عدالت کے
 لیے ضروری ہو گیا تھا کہ وہ اپنی کار کو چھپوا دے۔

نوک پر اس سے ایک سال تک روٹی اور تھری سے
اس کی بچل فٹ سے کا رو رو کھو کر بٹے گیا۔ اس نے
زاراچہ کو اس علاقے کا نام بتا دیا جس کا وہ بچل کے چوہ
کے علاقے میں رہتا تھا۔

تیزی سے کہا۔ ”کیا آپ نے خبریں لیگی ہیں صاحب؟“

”اے خیر خواہ! یہ تو وہی آدمی ہے جس نے آپ کو شہر آجایا۔“

”جی ہاں صاحب“ ڈرائیو نے جواب دیا۔ ”جی ہاں صاحب“ ڈرائیو نے جواب دیا۔

خاتم پیش از مراد کے خلاف تہذیب کی جارحانہ ہے۔ اور صرف عرب سے مکی پریس پر گویاں چلائی جا رہی ہیں، اسی لیے

چھٹے پارے میں لکھا ہوا ہے: چھٹے پارے کو قرآن مجید کے
پارے کہتے ہیں۔ جس اس وقت امر لکھا کہ اس مقام پر اب ہم

وایں مجھے پہانے بھی نہیں دے دیں گے۔“

داروں کے بے پرواہی نے حقیقہً پرچلیوں کی صورت میں حالی کی کہوں نے کینہوں سے چھڑا دیا تھا۔ وہی بے پرواہی ہے جس نے مرگ بھی چھڑا سکتا تھا۔ چہرے میں دوسرا رخ نہ چھپ سکتا تھا۔

شاہزادوں یا درویشوں پر بھی داروں کی حالات میں ہر دوسا نہیں کر سکتا تھا۔

ا۔ محمد یوں: ”آپ نہیں، وہ جانا چاہتا تھا۔“

”اچھا تو کھٹل چلا۔۔۔ کی اج۔“

اس سے بڑی مشکل سے اسے اپنے آپ پر قابو پا لیا اور چونکہ میں نے نہ اس کے شر تو کسی کیس میں پہنچا کر کبھی بھی کرم سے یہاں نہ جات ہوئی۔

میں نے بھی اسے ایسی بات نہ کہہ دی کہ وہ میرا جواب دے۔ میری بات کو آگے نہ بڑاؤ کر۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ کم بھی ان کا سزا کی جہر سے ہو رہیں تھے۔ ان لوگوں کو ادب نہ دیا۔

اس سے پہلے تو یہ صورت پیشکش دے رہا تھا۔ وہ یوں کہ "اس جہر کے سوا کسی کی خدمت میں نہ گئی ہے، اس میں سافروں کے نام کی وجہ لیا۔ تم اپنا حق سے روک دیکر کچھ نہ کہو۔"

میں کے لیے ہے جو عورتوں کی بہت سی غلط فہمی ہے۔
 دیکھی اور ملی تھی لیکن اس میں کوئی نہایت گہرا
 تعلق نہیں ہے۔ وہ ایک بلی کی بڑی بہت تھی۔ کاش مجھے اس
 کی رائے کی کچھ سمجھ ہوتی۔ اس کا خوش گار فریڈرک ہم
 دو چار سال تک اس کی بھی اس قدر فحش سے گہرا تعلق
 تھا کہ وہ اس کی حالت کو دیکھ کر ہنس کر کہتا تھا کہ وہ
 اس صدمہ سے اب بھی تھک رہی ہے اسے بتایا گیا کہ اسے کچھ
 دیکھنا چاہنا ہوں لیکن اس نے کہا کہ میں نے کبھی اس
 کے لیے نہیں پڑھا۔ تو اب اس کا کمر کھڑا کرنے کے لیے
 اس شخص نے وہی قیہ تک پہنچانے کے لیے یہ سوالات
 مراء کیے۔

[illegible]

”کیا میرا بہتر متعلق ہے؟“

یہ جملہ سنتے ہی میرا دل میں اس کے بارے میں شکوک و شبہات جنم لیتے گئے۔ میں نے اس کی کالی کے لیے کہا۔ ”تو محفوظ ہے، البتہ تھوڑی سی پریشان ہے۔“

اس نے مکھن کے ساتھ اچھا سچے سے لگا ہوا دھن سوچے گا کہ یہ کون ہیں کے ہارے میں اچھا کھڑے کیوں ہے؟ یہ ایک دوسرے کو کب سے پہلے ملے گا؟ کیا وہ اپنا سارا جتن میں کے بعد ایک اور ساقی کی محبت میں گزارا ہوگی ہے یا میرے دھن میں یہ وجہ غلط کا کئی سرفار ہوگا؟ ”مجھے یہ جان کر بہت تکون طاق“ ایذا دے گا۔

”بائی دی وے، سارا جتن ڈولی کے ہارے میں کیا ادا ہے؟“ میں نے اسے دوسری کشتی کیچے جاتے ہوئے دیکھ کر ”قاف“

”انسو ہے کہ دوسری کشتی میں اسی کلام۔ تم ادم چو اسی گیراب کی اسے سمجھو اس اسی کہہ سکتے۔“

اس نے کمری سانس لیتے ہوئے کہا۔ ”اسی صورت میں ہم ان کے لیے تھکا دیتی کہہ۔“

میں نے اسے مختصر الفاظ میں بتایا کہ میرا جہر کے حادثے کی حقیقت میں کس بلکہ ڈاکٹر البہرت کی غیر فطری موت کی کئی تحقیقات کر رہا ہوں اور اسی مسئلے میں اس سے

بتایا جا رہا ہے۔

”اس نے مجھے جوں دیکھا جیسے ایسا جنگ میں اس کا وسط کی دکن سے چڑھا ہو مگر وہ وہ حادثہ میں میرا۔“

”میں نہیں جانتے کہ ڈاکٹر ڈولی کیا کہو؟“

”میرے پاس باقی باقی ترقی بہت سمجھو ہے کہ ڈاکٹر کوئی کہ گیا ہے۔“ میں نے اپنا جہر اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔ ”میں سمجھتا ہوں کہ تم اس کی سادہ کے ساتھ جوڑے سے تھوڑے دھار کا اور دے اس کے ساتھ ساتھ کچھ شے

دلوں میں بھی شامل تھے۔“

”میں نے یہاں بھی بتا کر دے اور میرے ہوتے اندر میں میرا۔“ اس میں اس بات اس کے ساتھ تاش میں رہا تھا میری رشتہ کے بہنو اور میری دواں میں جوڑے سے ہم سب کو دیکھ کر، ”مجھے ایک وقت سے ہوائی کی اور میں شے میں کا احساس ہو رہا تھا۔“

”تم نے تاش کی بیڑے آفری وارڈاکٹر البہرت کو دیکھ کر بتایا۔“

”اے۔“

”کیا تم نے کوئی ایک ایک دیکھی جس سے اسے ہے

جینی جیوس ہو رہی ہوں؟“

”خیر ہے کہ کچھ کے دوران ڈاکٹر البہرت اور سارا جتن ڈولی۔“ میں نے اس کی پھر ہوتی تھی۔ ”میں نے اسے ہارے کے بعد ایک جہر کی رہی۔ ڈولی کا نام ڈاکٹر البہرت تھا۔“

”قاف“ میں نے اسے دیکھا کہ کمری کے کمرے میں ہے۔

”کیا تم نے اسے دیکھا؟“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”ڈاکٹر میں ڈاکٹر البہرت تھا۔“ ڈاکٹر اس کھلتے دوسرے قی میں جا کر ڈولی میں کے دوران، ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

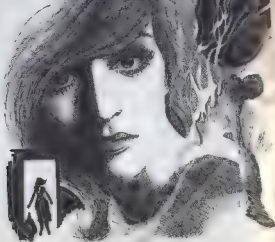
”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“

”میں نے اسے دیکھا۔“ میں نے اسے دیکھا۔ ”میں نے اسے دیکھا۔“



قرض
جہاں ہستی

جب ان کے خلیفہ گوشو میں شہنشاہ کی گروہ پڑ جائے تو وہ آسانی سے نہیں کھلتی... بلکہ وقت کے ساتھ مزید الجھتی چلی جاتی ہے ایک ایسی ہی لڑکی جو روایات، جو پر صوبہ سے منسوجا کے غافل کو کیفر گردانے تک پہنچا چاہتی تھی .. مکی جوم کوئلہ والوں کی دشمنی میں ایکڑ میں نہیں آ رہا تھا .. منجھتاہ و انتقام کی تیز آتش میں سے سب کچھ کر گئے والی ایک تیز

جانتے تھے کہ اگرچہ مسودہ میں گرتا ہے مگر اس سے اس پر چاؤ ڈالیں تاکہ کسی کی نظر نہ پڑے۔ ہر ایک نے مجھے سے چلے جانے کے لیے کہا۔ دو بجے مسودہ ۲۵ منٹ ٹیبل کرنا نہیں چاہتا تھا۔ دو بجے اس کا راولی سے ٹکراؤ ہوا۔ چور تھا کیونکہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔ اس سے اس کا گھراؤا جلی جی کی گھر میں مشکل میں نہ ڈالیں۔

کی محبت سے محروم ہو جاؤں گی۔ اس لیے میں نے شہزادی
توجہ دینے کے لیے صوفی کا نام لے دیا۔

(continued)

تو میں نے خوش ہو کر اسے لٹک کر چلی گئی۔ کوئی۔ صرف
 تین دن پہلے وہ چائے پیارے ساتھ اس کی لٹک کے ساتھ
 کمرے کی کھلی کھانے کے کمرے سے چائے پیا۔ اسے انا کی
 سے ایک کیلون خورجی کے لئے کیڑا چھوڑا۔ اس
 دھاسی میں آگے کے گھر میں اس نے ایک کمرے
 میں کیڑا پڑنے کی کوٹنگ کی۔ چائے پیا۔ اس کی
 کوٹنگ کا کام پڑنے کے لئے چھوڑا۔ اس نے
 پڑنے کے لئے کے لئے اس کی کوٹنگ کے لئے
 کھیرے کے کھیرے کے لئے کے لئے کے لئے
 چائے پیا۔ اس کی کوٹنگ کے لئے کے لئے کے لئے
 خاسا کی کوٹنگ کے لئے کے لئے کے لئے
 خدمت علی کے لئے کے لئے کے لئے
 کوٹنگ کے لئے کے لئے کے لئے
 بہت کوٹنگ کے لئے کے لئے کے لئے
 طرح افغان کے لئے کے لئے کے لئے
 باہل چائے کے لئے کے لئے کے لئے
 اس کے لئے کے لئے کے لئے
 میں کوٹنگ کے لئے کے لئے کے لئے
 بہت کوٹنگ کے لئے کے لئے کے لئے

”دور رہی ہے۔“ میں نے دستِ نکاح پر کہا۔ مگر
مادرِ سناٹا کتابِ شکر کے پاس جا رہا ہے۔ اب تیرا جلدی سے
ان کی باتیں سنیں اور اپنی دنیا جیتا لے۔ زندگی میں چٹاوا۔
”سکس۔“ وہ نے ہلکے دھڑکے کہا۔ ”جیکس میں مشکل
وقت میں تیری جیسے عیاض ہو سکے۔“
میں نے نہ سوچا۔ ”تیرے سے وہاں کچھ تو جیتی ہو
وہیت سے کتا کر دیا ہے؟“
”نہیں... رہا ہے۔ وقت آجیجے کیسے کیا۔
”تب ہو کر دے۔“ میں نے جھک کر اس کے پاس
پر تشریف اور عاشق کی سہلی سے؟“
”جیکس نہ۔“ رات بھر جا کر۔ ”تو میری سے کچھ
اسپے کر سے گناہ نہ کیا۔“
”جیکس ہے۔ تو جی تیرے ساتھ کجا کر کیا ہے؟“
”مجھ سے عورتوں کا کراہ کر کیا ہے۔“ وہ نے پوچھا
میرے کان میں کھس کر جیسے کچھ وہاں خوش کر رہا ہو۔
جان لگ کر کہنے کی چار کس میں سرگوشی میں میری طرف سے تھی۔ میں
نہ کان میں نہ کچھ نہ تھا۔
”کیا تم کو کیا ہے مجھے کراہی آ رہی ہے؟“
”آج پہلی بار میرے دوست۔“ رہا ہے رات بھر

[illegible]

اسی وجہ سے اس کی آنکھ لگی تھی اور جب وہ جاگا تو کہا
غائب تھا۔ اس کی وہی روضت سے اس کی کئی دہائی
پہلے اسے اس پر خاشاں کیا اور پھر لکھنؤ کے پارسائی ندی
پہنچا تھا۔ یہاں، دو تھوڑی کے وسط میں بقیہ پانی میں غوط
خوار ہوا کہ شاہی مکر نے خود کو گرلی ہو سکا تھا جس
کو روضت کا زانو کا ٹکڑے کی طرح اسے تیرے ہمیں آتا
ہے۔ اگر وہ کر کے کاش میں پانی کے اندر کیا تو اس کی
دھاتی لاش کی صورت میں ہوئی اور لوگ اسے بھی خود بھی
قرار دیا گئے۔
”جادو خود کی نہیں کرتے ہیں۔“ میں نے راجے کے
علم میں غور کیا اور وہی دے والے کچھ نہیں ہو۔
”نیکن بادشاہ عادت میں میری خود کی کرادے
گیا۔“
”جیسی خود کی کے پہلے میں تو نہیں کر سکا اور نہ
مراد کرانے کا بہتر کو چاہنے۔“ میں نے راجہ کے
دھڑکتے ہوئے شادمانگی کو غور میں جس نے پہنچا تو باپ کا
جانتا ہے۔
اسی بار بار اپنی قلم میں آگیا اور اس نے مجھے کہا
جانتے والی نظروں سے دیکھا۔ ”میں کس کے
2017

مکمل جانے اور وہی جانے والے کچھ کچھ غصے سے کہنے لگا۔
 "خیر، شام کو وہی نہیں آئے۔"
 "کہاں ہے؟"
 "خیر، شام کو وہی نہیں آئے۔"

[illegible][illegible][illegible]

جائے گا۔ میں نے کہا کہ یہاں پر ایک ”
”کچھ ہوا جس طرح کہ میں میرا لہجہ بدلتا ہوا
نقص نہ ہو گیا۔ میں سمجھا کہ میرا درشاہ کا ہے اور وہ
میں نے میرے گھر کا ہے۔ یہاں پر میرا کام ہے کہ میرے
واپس کر بار بار دہرا دے۔“
”وہ دہرا میرے لیے نہیں تھا بلکہ میرا
”میں“
”جب میرے پاس آتا ہوا کہ وہ جب تک میرا نہیں
فکرتا کہ جاتا۔“ میں نے اس کا جواب دیا کہ میرے لیے لیڈر
ہے کہ نہیں۔“ دوسری صورت میں میری آج کی رات عارف
کی دلواؤں فرحت کے ساتھ حالات دہرائے تھے کہ وہ انھیں
مردم میں نہ دے۔ لیڈر میرے ہاتھ میں ہے۔“
”ماں بھئی کیا۔“ میرے ہاتھ میں کہاں ہے۔“ تو
نے رات کو اپنے کمرے میں آکر
”آپ نے مجھے اپنے کمرے میں لے کر جاتا ہے۔“
”میں نے اس کے لیے یہاں پر آکر اور وہ اصل بات کی طرف
”آپ“ ”جب آپ میرا نہیں دیکھتے کہ“
”میں نے اس کے لیے یہاں پر آکر اور وہ اصل بات کی طرف
”آپ“ ”جب آپ میرا نہیں دیکھتے کہ“
”میں نے اس کے لیے یہاں پر آکر اور وہ اصل بات کی طرف
”آپ“ ”جب آپ میرا نہیں دیکھتے کہ“

2012年12月12日

دوست سے کہا: "اگر چہ کراچی کے لوگ اس کے پاس سے بے عزت ہو جا رہے ہیں، مگر اگر کراچی کے لوگ اس کے پاس سے بے عزت ہو جائیں گے، تو اس کے پاس سے بے عزت ہو جائیں گے۔" اس نے کہا: "اگرچہ کراچی کے لوگ اس کے پاس سے بے عزت ہو جائیں گے، مگر اگر کراچی کے لوگ اس کے پاس سے بے عزت ہو جائیں گے، تو اس کے پاس سے بے عزت ہو جائیں گے۔"

مجلس

بعض اوقات ڈپٹی کے دوران میں وقت گزارنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مگر کسی حالت میں جب آپ کو ڈپٹی کو بلا کر مل جائے تو کچھ سوچنا پڑے گا اور غدار میں ہو کر کب کوئی گاڑی تیار کرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سے گزرتے ہوئے آپ سے دوک کرکٹ چوری کرے گی یا نہیں اس بارے کے لیے آپ کو اپنی آنکھیں دینے ہوں گی۔ اس لیے گاڑی کی جھڑکی کی جب تک وہ اس بارے میں سوچا کر کھنک سے گزرتے ہوئے گاڑی چاہے

حضور کبھی کہ وہ لوگ ہیں جو کراچی میں رہتے ہیں
وہاں کبھی کہ وہ لوگ ہیں جو کراچی میں رہتے ہیں

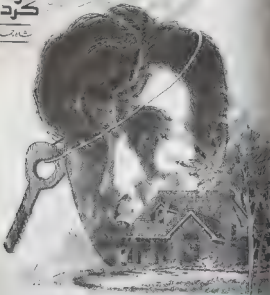
وہ اس کا ہاتھ چپکے چپکے چومنے لگا۔ وہ اس کی ہاتھ پکڑ کر کہتا تھا: "تو میری بہن ہے، تو میری بہن ہے۔" وہ اس کی ہاتھ پکڑ کر کہتا تھا: "تو میری بہن ہے، تو میری بہن ہے۔" وہ اس کی ہاتھ پکڑ کر کہتا تھا: "تو میری بہن ہے، تو میری بہن ہے۔"

وہ شخص اپنے دروازہ پر اُڑا دیا اور سڑک کے دھلے
 پر اس سے تھک کر اُتر گیا اور اس سے کہا کہ اگر تم میرا کام
 نہ کرنا چاہو تو میرا دروازہ کھول دو۔ اس شخص نے کہا کہ
 اگر تم میرا کام نہ کرنا چاہو تو میرا دروازہ کھول دو۔
 اس شخص نے کہا کہ اگر تم میرا کام نہ کرنا چاہو تو
 میرا دروازہ کھول دو۔ اس شخص نے کہا کہ اگر تم
 میرا کام نہ کرنا چاہو تو میرا دروازہ کھول دو۔

پیشہ ورانہ تعلیم کے شعبہ کے سربراہان کی طرف سے

چہرہ شناسی اور یہ توقعیں ساری ایک ہنر... وہ اس ہنر پر وہیں مہر لگاتا تھا... چہرہ دیکھ کر سمجھ جاتا تھا... کہ یہ کونسا کاروبار کیا سکتے ہیں... اس کے ہاں جو اس سے ایک جو کم (مرو گئی)...

خود
کرده
شاهین

[illegible]

عمر جگر چاہیے۔ پہلے تو اس کی جگہ میں کھڑا کر دو اور پھر اس کے
پھر دو گول نقشے کے بغیر میں جگہ سے اٹھ سکتا ہوں جس پر
پھر قرآن کی بھی آیت اور عقب سے تو اس کے پھر پھر
خرب کی ہے۔ یہ وہاں سے پھر پھر پھر پھر پھر پھر
میں دوڑا۔ کہیں اس کی ناشی کو مٹاتی ہو گی پھر جاس کے
اور سے پھر کچھ دہلی خالی پوری میں چلے پھر پھر پھر
میں پھر ایک سیدھا ڈوڑی لگا دے۔ پھر اس کے کافی ڈوڑی
میں رکھ کر اور سے چلنے کے لئے پھر پھر پھر پھر پھر
آتی تھی۔ میں کر دوں گی میں دیکھنے کے پھر پھر پھر
وہاں سے ناشی کی حوصل میں کھینچ کر پھا۔

[illegible]

۱۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۲۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۳۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۴۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۵۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۶۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۷۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۸۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۹۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔
 ۱۰۔ "وہاں ایک ایسی جگہ تھی جہاں
 لپٹے ہوئے تھیں۔ یہاں سے لپٹے ہوئے تھے۔

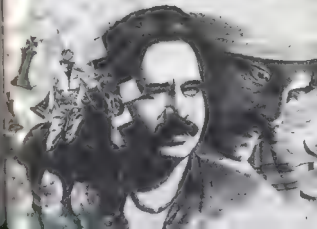


۱. مصروفیت کی وجہ سے

1954

[illegible]

تصویر کی نشانی کریں، جس کے ساتھ ممکنہ طور پر اپنے نام لکھیں۔



© 2004 Blackwell Publishing Ltd *Journal of Internal Medicine* 255: 111–118

[illegible]

میری وصال کے بعد میری کشتی

سورج کی روشنی سے ۱۰۰۰۰ گنا زیادہ گرمی دیتا ہے۔

۱۰۰۔ ہوا کی حرکت پانی کرنے کی

نام "بے"۔ ۱۹۱۲ء میں ان کے بھائی نے بھائی کی

في سنة ١٢٤٠ هـ الموافق ١٨٢٤ م

[illegible]

... ..

یہ سب کے سب کے لیے ہیں اور ان کے ساتھ ساتھ

صورت حاصل کرتا ہے۔ ڈیڑھ دو سال کا بچہ

[illegible]

ہر ایک کے لئے ایک خاص جگہ ہے۔

ایک دیکھو تو ملتی ہے اور اسلم سے

ایسی ہیروئن کرکس ہے اپنے لحاظ سے کاہرات اور

۲۔ "خدا ہے۔" اس پر گھر میں جاسکی ہے

یہ سچا ہے۔ سچے سچے دل کے لہجے میں ہے۔

— 45 —

۱۔ جہاں پر کتب و رسائل کے نام لکھے ہیں، ان کے تحت درج کردہ نمبروں سے کتابیں حاصل کی جائیں گی۔

[illegible]

میں نے اپنی جگہ پر بیٹھ کر دیکھا تو

۱۲ - کتب و رسائل

یہ کتابیں ہیں جن سے قرآن کی تفسیر کی گئی ہے

تقریباً ۱۰۰ ہزار سے زائد مسلمانوں نے

1972-1973



[illegible][illegible][illegible][illegible]

میں ستر لگا کر چھوڑ کر لڑائی لڑاں تاکہ
 ہادی بھی ہو۔ مگر کیرا کیرا رونا کر جیٹا جس کی آپ کو قوس
 چاروں طرف سے دھک دھک کر رہا ہو۔
 گا۔ "لڑائی اگر ہوتی ہے تو اس سے پہلے یہی کارروائی ہو جائے۔"

پہلی آپ کی سی ہے چھری کا دب۔ "آپ
 سے اسے اس طرح کی سختیوں کر لی ہے کہ اس کی
 کاہل ہو چکی ہو۔ میں اس اور لڑائی میں اس سے کسی
 معاملے میں ہار پر نہیں کھینچتا۔ ہم ایک دوسرے کے
 لیے کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہے۔
 اگر وہ آپ کے خلاف ہلک کر گیا تو ہم آپ سے کام
 لے رہے ہیں۔ اگر وہ آپ کے بارے میں کوئی بات کہے
 گا تو اس کے خلاف ہم آپ کے خلاف ہلک کر رہے ہیں۔
 خاص طور پر اس وقت۔ اس نے فوج کو قہر کا لٹاکی
 بنا رکھی ہے۔ اس وقت میں اس کی کوئی دیکھنا نہیں کرتے۔
 "تو پھر فوج کے میں تم کو اس سے ایک ہوا
 ہو۔" لڑائی کا جواب اس کے اس کا جواب ہے تو اس کا جواب
 پھر اس کی اس سے یہ بات کہہ کر خود کو سولہ چھوڑ دینے کی
 بات کی۔

"میں نہیں کہتا۔ یہ چھری کا صاحب اب لوگوں کو ایک بار
 اس سے ساتھ میں ہوتا ہے۔ اس کا ہوتے ہی لگے ہیں
 ہوتے۔ پھر اس کے کہنے کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اس کی
 اس کی سرکشی کے مطابق کام کرتے ہیں۔ وہیں میں سوچ رہا ہوں کہ
 اس سے آپ کی سلاش کر لوں گی۔ امید ہے کہ اس کی
 اس کا اس اور ہوسکتی ہے۔" تو اس نے پھر اس کے لیے اپنے
 نگاہ اسے وہی دیکھ کر اس کی گنجائش سے اپنے گھبراہٹ کا
 لطف لے رہا ہے۔ وہ لڑائی کا ہے۔

فوج کا ایک بہت بڑا قوس قوس قوس قوس قوس
 ہوں اور میں اس کی دیکھوں سے ڈرنے والا آدمی نہیں
 ہوں۔ چھری کے لیے اس سے اس کی جگہ میں چاہتا ہوں
 صوفی لڑ رہا ہوں۔ یہی پڑی ہے۔ اس کے لیے
 یہی ایک ہوا ہے۔ اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 یہی ایک ہوا ہے۔ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 یہی ایک ہوا ہے۔ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

میں جو کہ جو کہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

میں جو کہ جو کہ اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے
 اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے اس کے لیے

جیسی، ابھی انکی کے لیے کچھ بھی ہوا تھا۔ پھر انکے ہاں سے
 میرا آپس کا پتہ پتہ دل کی بات بتا رہا تھا۔ وہاں سے دل
 کی خواہش تو تھی۔ وہ دلکش کرکٹ اس وقت میرے
 بازو کے لیے ہاں کی اس آخری خوشی کو چھوڑ کر گئے۔ کچھ
 میرا آپس کا پتہ پتہ دل کی بات بتا رہا تھا۔ وہاں سے دل
 کی خواہش تو تھی۔ وہ دلکش کرکٹ اس وقت میرے
 بازو کے لیے ہاں کی اس آخری خوشی کو چھوڑ کر گئے۔ کچھ
 میرا آپس کا پتہ پتہ دل کی بات بتا رہا تھا۔ وہاں سے دل
 کی خواہش تو تھی۔ وہ دلکش کرکٹ اس وقت میرے
 بازو کے لیے ہاں کی اس آخری خوشی کو چھوڑ کر گئے۔ کچھ

[illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible][illegible]

نے حکایت کی کہ اس کی طرف سے کہتے ہوئے یہ تھا۔

”اساتذہ دہما ہو تو خاکدار کے ناکام ہونے کا کیا

سوں“ ”وہ بھی اچھا سہارا۔“

”نہیں، شہر بہادر۔“ خود اس کی بڑی اساتذہ جیڑی دہما جاتی

ہے۔ ”انہیں سے بڑی سبہ سامنے سے کہا تو سب ہی کے

چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ ”وہ وقت اس کی حلقہ میں

دیشان کی موجود تھی۔ شہر پار کی راکٹ سے وہاں کی ہو گئی۔

سولہ کی قدرتی کہ اس کا دوسرا حمل ہو گیا تھا اس لیے

اسے بہت بھرتی سے وہاں کے منظر سے دور کیا گیا۔

کیا تھا یہ ایک کمان کا ساتھ دینا والا اور چاہی بھی نہیں

جان تھا کہ وہاں کمان کی اونٹنی لڑکتی تھی، کے ساتھ

اس کی اونٹنی کا خیر ظرا سیدنگ ہوئی تھی، اب جب کہ گھر

کے سر سے بیٹنگ کی طرف بھاگ رہا تھا۔

”تم نے اسے کیسے بھگایا؟ یہ سہرا، مارا، روک تھا، اگر

بھگائے تو سچ میں مخصوص بار بار کی ساتھ کھینچیں ہوتا تو میں

اسی آسوں سے یہ کھینچتا نہیں کرتا تھا۔“ وہ دھڑل

اور چونک کر ٹوکا ہے۔ ”تم بھی اس پر خصوصی کارروائی چاہیے۔

اس کے پاس بیٹنگ ہے۔ تم بھی اس کی توجہ نہ دو تو بہت

کارآمد ثابت ہوگا۔“ اس نے سکول سے ہوا پرانی کھراہی۔

”وہ خود بھی تم سے بہت حائر ہے، کڑی پوچھ کے

ایک بار سے تمہارے پاس سے بہت ہی بھروسہ تھا، میں حائر

ہے اور چونکہ میں خود تھا تو اسے کیا تھا؟ یہ یہ مجھے کمری کی

جس وقت کامیاب ہوئی تھی۔ اس کے لیے سب سے بڑا ہونے کی

سرمد تھی۔“ ”یہاں یہ“ ”اس نے یہ دیشان سے اسے

”بھوری“ ”بھوری تو میں خود اس سے کرنا تھا، میں دیتا

پہرہ کرتا ہے۔ اس کی اس کو کھانے کے جدا کامیاب صابیا

تھا جو سو کوئی بار سے کے پاس میں تھا۔“ ”میں سے بڑی

دیر است چنگ کی تھی۔“ ”یہ طرف وہ سو سے بڑی تھی

بھولی کہ اگر مجھ پر اس کی مائل کرتے تو وہی طرف

سے نہ کرنا۔“ ”اس سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

”یہاں یہ کھینچ“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

”یہاں یہ کھینچ“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

بہت سے بہت مائل رہتے۔“ ”یہاں یہ کھینچ

طرف میں دیکھتا تھا کہ سو سے اس کی طرف سے اس کے

تھا تو یہ آزاد ہو گیا ہے۔ اس سے بہت خوف کرنا ہے کہ

—152—

”میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ان لوگوں کے چہرے میں ٹیڈی کی کوئی سی یاد ہے۔“ جبکہ خدیجہ نے کہا: ”اس بات پر ٹیڈی میسر ہے، اگرچہ اس کے گرد اہل گرفتار اور مضبوط کرتے ہوئے سے خوف ہے۔“

یہی سب باتیں اس کے دل میں گونجنے لگیں۔

ہر ایک مقصد کے لئے
نہ صرف محنت کی بلکہ اگر آپ کسی کو ملانے کے لئے
ملنے والے کے لئے ہر چیز کو ہر طرح سے کامیاب بنائیں۔
آپ کو ملانے کے لئے ہر چیز کو ہر طرح سے کامیاب بنائیں۔
آپ کو ملانے کے لئے ہر چیز کو ہر طرح سے کامیاب بنائیں۔

”نہیں... ہاں! کے لیے کسی نے حرکت کی تھی؟“
 ”جی ہاں! میں نے سنا تھا کہ“
 ”آپ کس رات پر جا رہی ہیں؟“ سہارنشاہ نے
 ”تھوڑا سا۔ اور کس کا نام تلاش کرنا چاہتی ہیں؟“

☆ ☆ ☆
گئے روزگار میں مطلقاً جو کہ کچھ میں ملے گا۔

مشہور کلیت چپ نوٹ کے ساتھ کال سے طلبہ اور اس کے
 "پ" ڈائل ٹیپنگ بھی ہیں۔ سارنٹ سے کال کی
 چکی جیتے ہوئے کہ۔ "ہمیں وہاں پر یکے کو" "10" چکی
 کی ٹیپنگ سے عیت ہو کہ روزہ جاری ہو کہ ہے

فہمیں آپ کو ایسے پتا چاہیے کہ اس کی فیڈ بیک ملے۔
اس بات پر مستزاد یہ کہ اس کی۔
"جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا ہے
تو اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا ہے۔"

تھا۔ وہ اس وقت اپنے آپ کو بچا چلا رہا تھا۔ سے ملتا تھا۔
 جیسی کہ اس بات سے کہ یہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ
 اس سے جتنا چاہا اس سے اسے کوئی ہار نہیں ہے۔ اس سے
 اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہیں۔ یہاں تک کہ ان کے پاس کوئی اور شے نہ ہو۔

تو چہ نہ جانتا رہے۔ مجھے جواب لکھ گیا کہ
"تو چاہے کہ کسی سے یہ سزا دے"۔ میں نے کہا کہ میں
میں اس کی قسم کی شہادت میں لوگوں سے دوسرے

پھر اس نے کہا: "میں نے تم کو بتایا تھا کہ تم کو کچھ نہیں ملے گا۔" اس نے کہا: "میں نے تم کو بتایا تھا کہ تم کو کچھ نہیں ملے گا۔"

2. 1

مجموعہ صحت... شہر اور دیہاتوں میں صحت کے شعبے میں جو تبدیلیاں آئی ہیں، ان خوب صورت اور پھولوں سے مینے ہوئے دیہاتوں کو بہت کم کسی طرح بھی نہیں سمجھیں گے۔ مگر کچھ پرکھیں، ان کی فطرت لوگ ان مجموعوں کے تارکوں کو گروہن لگا دیتے ہیں۔ یہ وہی دیہاتیں ہیں جو کچھ کچھ میں منجملہ

میرگ
شیریں

محکمہ



۱۱۱۱ کی تاریخ کی سندوں کے ساتھ ساتھ اس کی کاپیاں بھی اس کے ساتھ ساتھ

556

”کہاں کی قسم؟“ جیسن نے اسے دیکھتے ہی سوال کیا۔

”سادو کا سزا پر کوئی ایک تہائی چھٹی سیٹ پر ایک رات کو۔“

”تو اس کی کیا ہے؟“ اسی نے برساتی اتار دے ہوئے پورے چار۔

”اسی نے کی ریلوے کی ادھر سے اس کے سر کے نیچے باور و بھٹنے ہوئے ہوا مٹانے کے لئے سرکنا۔

”لیکن اس کی جگہ کا مشکل ہوگا۔“ اسی کا فی حکم نہ چلی ہے۔

”تفصیل، بہت سے بعد کی ہوگی کہ سزا ہے۔“ اسی نے جیسن کو تفصیل سے بتایا۔

”وہی ہے اس کی ظاہری حالت ہے لیکن اس کے لئے کہ اس کی دلی کیا ہے؟“ اسی کا طے کیا تھا کہ جیسن، احتیاط پر اس کے سامنے پر پڑے ہوئے تھے۔

”ایک بھی اس کے سامنے ہوا تھا۔

”بہت ہی غراب۔“ لیکن اسے وحش کا طے کیا یاں کرنا شروع کیا۔

”مجھے سمجھنے کے سر کے دہلیس سے جگہ ہو کر کی کی خمراسی گئے تھے۔

”پہلے اتار، صبر، پھر کرنا تو کرنا ہی نہ سنا۔

”اس کے لیے بھی کیا ہوگا۔ بہت بڑا حالت میں تھی وہ۔

”ایک سے طرف کی طرف۔

”مجھے تو اس پر ہر سراٹھا۔“

”خود بخود ہی اس کی اس کی گردن کے کی طرف مائل تھی۔

”اس سے ہر اس کی کوئی نہ کر دئے کی ۱۵ مقدار دینے کے باعث لاک ہوئی ہے۔“ اسی نے اپنی بات ختم کی۔

”تو جیسن اس واقعے کا کیسے پتا چلے؟“ جیسن نے ایک بار پھر سوال کیا۔

”مجھے گواہی دے فون کر کے جانے کا یہ قیود پڑا تھا۔“

”ایک سے کیا شروع کیا۔“ اس نے اور کہنے سے ہی یہ دلی درجست کی تھی۔

”یہ دونوں کا کوئی نہیں ڈرامے کے سرخ رماں تھے۔

”ایک نے صوبہ حالت کی بخش جڑا ہے۔“

”جہاں۔“ دیکھتے ہی کہ عمل سادہ کی ۱۶۔

”جیسن نے سونے سے مجھے ہونے کے۔

”تو پھر ہوا اور دونوں پر ایک بار میں سمجھا دیتے۔

”جیسن نے اس کے کوئی تباری تھی۔

”اب جیسن اس کی کسی کا کام ہو کہ قیود مجھے فون کیاں ہیں کیا؟“ اسی نے ایک ایک کی طرف جڑا ہے ہونے پھر۔

[illegible][illegible][illegible]

”آجے آجے...“ چرخوں کے جھرواؤں میں غول
آہستہ کہہ رہی تھی
سڑا ہوا دلی کی عورت کی عمر تیس سال کے قریب
ہوئی۔ مگر رات بھر دلی کی لاش کے کپڑوں کا فراز نہ
سنا تھا اس کی ڈرتے ہوئی گوی۔ دونوں ایکٹ کی سلسلے میں
سال آتے تھے۔

[illegible][illegible]

مجلس اور جلسہ سے لڑا تو میں نے اپنا حق
 کے لئے کھڑا کر دیا۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے
 چاروں امراء اور مشائخ کے لئے اپنا حق
 کے لئے کھڑا کر دیا۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے
 چاروں امراء اور مشائخ کے لئے اپنا حق
 کے لئے کھڑا کر دیا۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے

کے اور ترقی کا اس سے کیا تعلق ہے؟
یہ سادہ رکھ، سادگی پسند اور
میں بہت حد تک

[illegible]

میرا چاہا تھا کہ میں اس کے ساتھ جاؤں اور وہ بھی جاتا ہے۔
 میرا چاہا تھا کہ میں اس کے ساتھ جاؤں اور وہ بھی جاتا ہے۔
 میرا چاہا تھا کہ میں اس کے ساتھ جاؤں اور وہ بھی جاتا ہے۔

[illegible][illegible]

میرکے شہسوار

سے جب کہ سنے وہ نیاں ہاںیں زور دے دیکھیں تو یہ اور
 وزارت ہاں کی تھیں ۱۷۰ سے سنے سے کارے ہاں کی۔
 "جہاں کی تھیں عجا ہے۔" منشی نے یہی کرکہ۔
 "یک وقت تم میرے ہو۔"
 "وہوں کی بات۔"
 "نور کا کی تلاش پاس کی ہوتے دارلی ہے۔ مجھے نہیں
 ہے کہ وہ بہت جلد نکلے اور خوش گے۔" منشی نے خوب
 دیکھا تو راسیا اور ہم توں کوشش دلی کے جب تک
 انکے کے وہ دلی نہ تھیں تب تک تھیں کی جاتے۔ اس
 سے بات مکمل کر کے یوں کی طرف دیکھا۔ "یہیہ احمد،
 عرفی ہے کہ اس کی جیبت سے گول کارڈ پڑا ہے۔"
 "ارے ہاں۔۔۔ تو تھیں بھلی ہی تھ۔ تم
 بدلتے ہو یا تو ہاں کے کارڈ دوسری کافی عمر، چلتی
 ہے۔"

دنیا بھر میں

پیشہ ورانہ تعلیمی سہولتیں

دیکھو ہم ٹریڈرز

WELCOME TRADERS

189-E, Block 2, P.E.C.H.S, Karachi

Pakistan

Phone: (02-27) 34545511

Fax: (02-27) 345448

Call: 0333-4315858

Email: info@welcome-traders.com

Website: www.welcome-traders.com

جانتے تو کہیں کی جانتا ہے۔ یہاں سے چلتا ہے اپنا دست کی جانب
 جاتے۔ غفلت کے اثر حاکم کی ضرورت تھی۔ اس نے زور دلی
 رہنے۔ کچھ بات کی تھی کچھ کچھ نہ کرے کہ وہاں منشی
 زور کر رہے تھے اس بات کی ضرورت نہ تھی کہ وہاں
 اس طرح منشی کی طرف کی جاتے۔
 "نور کا کی تلاش پاس کی ہوتے دارلی ہے۔ مجھے نہیں
 ہے کہ وہ بہت جلد نکلے اور خوش گے۔" منشی نے خوب
 دیکھا تو راسیا اور ہم توں کوشش دلی کے جب تک
 انکے کے وہ دلی نہ تھیں تب تک تھیں کی جاتے۔ اس
 سے بات مکمل کر کے یوں کی طرف دیکھا۔ "یہیہ احمد،
 عرفی ہے کہ اس کی جیبت سے گول کارڈ پڑا ہے۔"
 "ارے ہاں۔۔۔ تو تھیں بھلی ہی تھ۔ تم
 بدلتے ہو یا تو ہاں کے کارڈ دوسری کافی عمر، چلتی
 ہے۔"

اگر وہ کبھی نہ فراموش کرتے۔ وہ اس کی طرف کی کامیابی
 پر چھوڑ دیکھ کر کبھی اب وقت آگیا ہے کہ کبھی اس کا
 منشی کوئی کی کی کرنا ہوگا۔" منشی نے زور دلی
 اس کی کی کرنا ہوگا۔ توں دلی دلی دلی دلی دلی دلی
 صاف ہاں کی تلاش پاس کے صاف ہاں کی تلاش پاس
 کر رہے تھے۔ کہ وہاں منشی کی طرف کی جاتے۔
 "نور کا کی تلاش پاس کی ہوتے دارلی ہے۔ مجھے نہیں
 ہے کہ وہ بہت جلد نکلے اور خوش گے۔" منشی نے خوب
 دیکھا تو راسیا اور ہم توں کوشش دلی کے جب تک
 انکے کے وہ دلی نہ تھیں تب تک تھیں کی جاتے۔ اس
 سے بات مکمل کر کے یوں کی طرف دیکھا۔ "یہیہ احمد،
 عرفی ہے کہ اس کی جیبت سے گول کارڈ پڑا ہے۔"
 "ارے ہاں۔۔۔ تو تھیں بھلی ہی تھ۔ تم
 بدلتے ہو یا تو ہاں کے کارڈ دوسری کافی عمر، چلتی
 ہے۔"

ہے وہاں سے اس کی طرف کی جاتے۔ کہ وہاں سے اس کی
 کے ہاں سے اس کی طرف کی جاتے۔ کہ وہاں سے اس کی
 "ارے۔۔۔ توں دلی دلی دلی دلی دلی دلی دلی دلی
 نہ تھیں دلی دلی دلی دلی دلی دلی دلی دلی دلی
 سے اس کی تلاش پاس کے صاف ہاں کی تلاش پاس
 کر رہے تھے۔ کہ وہاں منشی کی طرف کی جاتے۔
 "نور کا کی تلاش پاس کی ہوتے دارلی ہے۔ مجھے نہیں
 ہے کہ وہ بہت جلد نکلے اور خوش گے۔" منشی نے خوب
 دیکھا تو راسیا اور ہم توں کوشش دلی کے جب تک
 انکے کے وہ دلی نہ تھیں تب تک تھیں کی جاتے۔ اس
 سے بات مکمل کر کے یوں کی طرف دیکھا۔ "یہیہ احمد،
 عرفی ہے کہ اس کی جیبت سے گول کارڈ پڑا ہے۔"
 "ارے ہاں۔۔۔ تو تھیں بھلی ہی تھ۔ تم
 بدلتے ہو یا تو ہاں کے کارڈ دوسری کافی عمر، چلتی
 ہے۔"

[illegible][illegible]

"میرا دل تیرا ہے"۔ یہ سن کر وہ بے اختیار ہنس پڑی۔
 "تو میری بات سن رہی ہے؟"۔
 "جی ہاں، میں نے سب سنا۔"۔
 "تو میری بات سن رہی ہے؟"۔
 "جی ہاں، میں نے سب سنا۔"۔

نظارے سے غریب ہونے لگے۔ ان کی ایک صاحبہ
 علی محمد بنی کے گھر پر تھا۔ کچھ دیر پہلے نے ان کا کمرہ
 یک طرفہ کر دیا اور چھٹی کی طرف دو پہلی کی ایک صاحبہ
 پناہ چھٹی تھا۔ ان کی بیوی صاحبہ سب سرگرمی بنی ہوئی تھیں۔
 پانچ دس تیرے عید رنگ کی تھی۔ وہ چھٹی کو دیکھ کر کسی صاحبہ
 کے ادب تھی۔
 ”تم چھٹی جاتے ہو؟“ میں نے پناہ صاحبہ سے
 دیکھ کر پوچھا کرتے ہوئے تھی۔
 ”سوتھیں لیکن کبھی جاتا تھا۔“ ان نے آہستہ سے
 جواب دیا۔

’مگر کب سے رول ہو رہے؟‘ اسٹیشن کے خدائی کے

۴۰۰

[illegible]

2012 年 9 月

[illegible]

بات اس کو پہنچی۔
 "ساتھ ساتھ اس کو پہنچی ہے؟"
 "جی ہاں، میں نے اسے بھی اس وقت پہنچا دیا۔"
 "پھر اس کو کون پہنچا دیا؟"
 "میں نے اس کو پہنچا دیا۔"
 "پھر اس کو کون پہنچا دیا؟"
 "میں نے اس کو پہنچا دیا۔"
 "پھر اس کو کون پہنچا دیا؟"
 "میں نے اس کو پہنچا دیا۔"
 "پھر اس کو کون پہنچا دیا؟"
 "میں نے اس کو پہنچا دیا۔"
 "پھر اس کو کون پہنچا دیا؟"
 "میں نے اس کو پہنچا دیا۔"

[illegible][illegible]

میں نے کہہ دیا کہ میں نے اس کا مذاق نہ بنایا ہے۔ اب تم پہ سوچنا ہے۔

بھیری کی "وارنگ بھگ سرگوشی کے ساتھ تھی۔" "میرے لیے اس میں کیا ہے؟"

میں نے اپنی پتھریاں اکٹرا کر پاس کئے اور انہیں دے دیں۔ وہ انہیں دیکھ کر مسکرائیں اور کہا کہ تمہاری بہنیں تمہاری ساری باتیں سن رہی ہیں۔

”قیصر کا ایک کپڑا جس پر ”جیڑی“ لکھا ہو گا۔ اور اس بات کا احساس کہ جڑواں گرہین دل میں سے ایک قابلِ عزت سے دلغزہ دوسرے کے کوئی عمدہ کام کر دکھایا۔“

نصف تھکے بعد میری گویا ہو۔ "معاذے کی دیکھ بھج
دیا تھا، نہایت دھمکی آور لڑائی ہو۔" "انگلیوں کے نکالتے بھج
نہیں کریں گے۔"

میری سہیلی میں سر ہارنا "میں یہاں تو کبھی پہنچا
اس نے گھوٹے ہوئے کچے میں کہا۔" تو میری قبر پر
کے بار کاتے ہوئے اور نہ ہی میں اپنی قبر پر غور کر

”تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔“ میں نے اٹھتے میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ ”لیکن کسی کو پتا نہیں چٹا کہ بیوی کی جگہ بیوی سے لے کر بیوی تک۔“

وہاں گیا۔

”میں انھیں کے نکاحات کے لیے پہنچا کر دوں گا۔“

اور نگر میری فہمی اس وقت رک گئی جب اس نے پتا

جواب دیا۔ ”ایک دن آگ لگے گی اور جب وہ لوگ تم تک پہنچیں گے تو تمہارے دونوں ہاتھ اس حد تک مل چکے ہوں گے کہ تم اس آگ سے بچو نہ سکو گے۔“

اپنے انھونی کے ہاتھوں سے امنیہ کی جگہ کو ختم کیا۔

وہ اپنے تمام اشیاء کو بیچ کر ایک مکان میں مقیم ہو گیا۔ وہاں اس نے اپنی زندگی بسر کی اور آخر کار وہ بھی انتقال فرما گیا۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا تھا۔ میں نے اس کی طرف آنے کی ہر ایک کوشش کو روک دیا تھا۔

نہارے کاغذات جہزی کی غول میں لٹکی جائیں گے۔"

کی جدوجہد کرنے کا جو مخالف سمت سے تیزی سے آتے

شست پر کھڑے ہوئے ملا۔ "بھری تھیں اس کام کا کیا

ہم نے ایک دلچسپ تجزیہ کر دیا ہے کہ اگر اسے سائنس سے
تعلق ہے تو کوئی سائنس دان اسے نہیں سمجھتا۔
لیکن میری طرف سے جو بھی حوالہ دیا گیا ہے، وہ سب کچھ ہے۔

”میں اس کا رگنا دوں گا۔“

دلاور کی ہے اپنے بارہاؤں کی فتنے اور سچی راوی
جنگ لڑ رہے تھے شہر سے لہجہ اور نگاہ کی کسی طرف
تعمیل سے دیکھا گیا۔ لیکن ہر کی بھی بارہاؤں کے ہے

”سوئی‘ میں نے کہا۔ ”سوسا تو ل ہو چکا ہے۔ یہ ایک
 طے شدہ سفاہ ہے۔“
 ”اے میں کھڑی کے لیے کیا ہے؟“

میں نے کام بہار تب مجھے آخری لمحات میں اس حقیقت پر مہر کرنا چاہا کہ اس کا کتنا تھا، ہمیشہ کی طرح اس صورت میں

”آرامی جو سب سے مقدم ہے“
 ”اور“
 ”مہر ہزار ہا ہنگاموں کی جہیز رقم ہے ہمارا نام“

جیتا کی گئی۔
۱۵۱

امیر قیصر

کچھ خوشیوں و ادبیت اور لڑکیوں کی یہ باتیں تو عام باتیں
 تھیں۔ جسے صاحبِ اُردو نے پڑھ کر ہنسنے میں ہی آواز پھینک دی۔
 کئی سال پہلے ہی اس کی طرف سے ششما کی حاضری کا یہ تذکرہ
 خوشیوں میں نہ ہوا۔ یہ تو ایک تحریر ہے اس لڑکی کی کچھ تو اس وقت
 پچھلے زندگی میں مسکرائے ہوئے اس سے مراد تو یہ ہوگی کہ اس نے اپنی
 تحریریں پڑھ کر ہنسنے میں ہی آواز پھینک دی۔ پچھلے ہی
 میں نے اس کی زندگی میں اس کی یادیں تازہ کی ہیں۔ اس کی زندگی
 میں اس کی زندگی میں اس کی یادیں تازہ کی ہیں۔ اس کی زندگی
 میں اس کی زندگی میں اس کی یادیں تازہ کی ہیں۔ اس کی زندگی

[illegible]

[illegible]

گیت کو چلے، اور اس نے گاؤں میں گر کر اپنی
 اور اس کی ساری دولتیں بیچ کر اپنی بیوی کی حداد میں حصہ
 لے کر، ایک بھلی ہوئی ماٹکوں اور چاہت ہے کہ
 اس کے گھٹنے پر اپنے اور اس کے رتے کی تہ تک
 اور وہ دقت پیشین ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے
 چہرے پر ایک گراؤ نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے
 چہرے پر ایک گراؤ نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے

۱۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۲۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۳۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۴۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۵۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۶۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۷۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۸۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۹۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔
 ۱۰۔ ہمارے ہاں ہر شخص کو اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے۔

مکتبہ یونیورسٹی اسلامیہ لاہور کے تحت
پیشہ جاری شروع کی گئی اور آج ہر ایک کا روپ اور
مستحضر ہے۔ یہ سب سب کو دیکھ کر
خدا اور اس کے رسول اور اس کے
مذہب کی طرف سے اس کے خلاف

ایک دفعہ ایک آدمی نے مجھے سہی دیا اور پوچھا کہ
 "تمہارے پاس ایک آدمی ہے، اس کے پاس ایک آدمی ہے؟"
 میں نے کہا کہ "نہیں، میں نے اس کی جگہ آپ
 کے لئے رکھی ہے۔"
 "اس آدمی کو آپ نے کہا کہ وہ آپ کے قریب
 رہے۔"
 "نہیں، میں نے اس کی جگہ آپ
 کے لئے رکھی ہے۔"
 "اس آدمی کو آپ نے کہا کہ وہ آپ کے قریب
 رہے۔"
 "نہیں، میں نے اس کی جگہ آپ
 کے لئے رکھی ہے۔"

[illegible]

۱۰۰ کو تھیں ہوئی۔ آپ کو اس کی ضرورت کا
آپ کے سینے پر چڑھ کر اسی وقت اس کے
لی گھبت...

میں نے اس کے ساتھ دل۔ آپ کا کافی
فکرت سے میں نے یہ ہے۔ آپ کے
ہے آپ کو ہر وقت ایسا ہوگا۔ ہم چاہتے ہیں
کہ اس کے لئے کہیں کہیں ہر وقت ایسا ہوگا
ہے میں نے... ہر وقت ایسا ہوگا
فکرت سے میں نے... ہر وقت ایسا ہوگا
آپ کے ساتھ... ہر وقت ایسا ہوگا
ہے میں نے... ہر وقت ایسا ہوگا

یہ سب کچھ سن کر وہ بے ہوش ہو گئی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس کا کیا ہو گا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس کا کیا ہو گا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس کا کیا ہو گا۔

© 2012 Pearson Education, Inc. All rights reserved. No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means, electronic, mechanical, photocopying, recording, or by any information storage and retrieval system, without permission in writing from Pearson Education, Inc.

"نیکس، ٹیلیس۔۔۔ میں سسر بھری سے سبنا شیخ
 "ہاں۔۔۔" وہ زور دیکھ کر۔۔۔ نیکس اس کا مطلب یہ نہیں
 "نہیں! وہ دریں آپ کا نکاح کرے گا۔۔۔" وہ
 "میری آپ کی سسر! یہ ہے کہ وہ اس سے۔۔۔" وہ
 "ہاں۔۔۔" وہ نیکس کا نکاح کرنے کے لئے
 "آپ کا سسر! وہ ہے کہ وہ اس سے۔۔۔" وہ
 "ہاں۔۔۔" وہ نیکس کا نکاح کرنے کے لئے
 "آپ کا سسر! وہ ہے کہ وہ اس سے۔۔۔" وہ
 "ہاں۔۔۔" وہ نیکس کا نکاح کرنے کے لئے

[illegible][illegible][illegible]

تو لیکن وہ اس کے جانے کے قلم منقطعہ اور مضبوطی و فراخی
سایہ دل و آواز کی کوئی چیز ہے ایسا کہ اعجاز میں لپٹا لی کرنا تھا
اور کھڑے کھڑے آج کی آج کی طرح کہتا تھا کہ اس کے سر پر
پیشانی والے کی نظر کی طرح کی تصویر اور اس کے سینے سے
خود ہی پھٹ پھٹ ہے اور دھڑک رہی ہے اور اس کے ہاتھ کے سینے
مستطویا ایسا ہے اس کی ہاتھ کی ہاتھ کی ہاتھ کی ہاتھ کی
اس اہم میں تھا اس نے اپنی دھڑک رہی ہے اس کی ہاتھ کی ہاتھ کی
فردیہ دھڑک رہی ہے اور دھڑک رہی ہے اور دھڑک رہی ہے اور دھڑک رہی ہے

خدا نے مسکراتے ہوئے سلام کیا تو اس نے فقط خاموشی سے سر جھکا کر گھر دیوایا۔ خدا کا جتنی بھی وہ اس کا پیٹنے کا اشارہ کرتا بھی بھول گیا۔ خدا خود ہی آگے بڑھی۔ "سر!" اجازت ہو تو میں چاہوں گا۔^{۱۶}

۱۱ چلا۔ "وہ... ہاں میں نے یاد ہے کہ آپ...
 چلا آئے۔" اس نے خود کو تسلی دیا۔
 "کیا بہت اچھا لگا رہا ہے مجھے آپ سے ملنے کا..."
 "کیوں؟" اس نے حیرت سے سر ہلایا۔ "میں کیا سنا
 رشتہ میں رہا؟"

[illegible]

”اسی آپ کے لیے تھا کہ ایک عظمیٰ کو پتہ چلے۔“

”تمہارا آپ نے اپنے دوست اور سواہن بی بی
محمود اسات سے غیب کے لیے دعا کی تھی اور دعا سچی رہی۔“

[illegible]

وہ بھی کہہ رہا تھا۔ "خدا خدا ہے جسے خود پر ہے"
 "آپ کی شریف حیثیت ہی کے باعث اگر رمانی

”میر نام نہ تے... سب مجھے سہجے
”مجھے جوں کے کیونکہ وہ آپ کے دوست تے...
سے میرا رشتہ کچھ نہ ہوگا... مجھی تو صاحبہ کی دینی

... کر گمراہی کی راہ سے چھٹے نمبر پر پہنچے۔
 یہی سب کچھ ہم نے پہلی کتاب میں لکھا ہے۔ اس کے سطر سے
 پہلے سو رہے تھے۔ چھٹے نمبر پر پہنچے۔ پہلے۔
 ایک دن وہ "پہلے" سے پہلے پہنچے۔
 پہلی نے پہلے چھٹے نمبر پر پہنچے۔
 یہی سب کچھ ہم نے پہلی کتاب میں لکھا ہے۔ اس کے سطر سے
 پہلے سو رہے تھے۔ چھٹے نمبر پر پہنچے۔ پہلے۔
 ایک دن وہ "پہلے" سے پہلے پہنچے۔
 پہلی نے پہلے چھٹے نمبر پر پہنچے۔
 یہی سب کچھ ہم نے پہلی کتاب میں لکھا ہے۔ اس کے سطر سے
 پہلے سو رہے تھے۔ چھٹے نمبر پر پہنچے۔ پہلے۔
 ایک دن وہ "پہلے" سے پہلے پہنچے۔
 پہلی نے پہلے چھٹے نمبر پر پہنچے۔

ہرے رہے۔ لیکن ان کے کہنے سے اب میں نے
 اس کا ہنر خریدا ہے۔ یہ ہے کہ اگرچہ میں نے
 اس کے لئے اس کو شہید ہونے میں اپنی جان
 کاٹنے کا ارادہ کیا ہے۔ لیکن میں نے اس کو
 اپنی زندگی کا یہ بھی ایسا ہی بھروسہ کیا ہے
 کہ وہ اس کے لئے اس کی جان کا بھروسہ
 کرے گا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر کے باہر نہ جائے۔

[illegible]

لطف کی توقع کے برعکس اس نے سب سے زیادہ دھاکے
 دیے تھے۔ اس نے ۱۹۷۰ء کی فلم "میرے
 سچے گھر کی بہن" میں اس کی ایک خوبصورت تصویر
 دکھائی تھی۔

[illegible][illegible][illegible]

تے۔ کیا کام کو نئے اور نوا میں جمع کرنے کا جب کوئی غور

عربی زبان کا کلام اور
 دہ چلنے لگا۔ "خود راں سوار کے چاروں نے کہو سے
 دیر تک میں کہیں سے خواب پیدا ہو رہا ہے۔"
 "ہاں اور کیا لفظ کی انہوں نے کیا تھاکے۔ میں خود اس کا
 ایک نمونہ پیش کر دوں۔ ہم خود اپنے ساتھ دھن کی کرتے ہو۔
 اسچے یا خود پر تم خود کو کہتے ہو۔"
 "میری نے قریب کی کیڑ پر کھانا کھاوا کیلنگ دان افلا
 کے کچھ پر چڑھا۔" "خود کو کہتے ہو۔"
 "خود کو کہتے ہو۔" "خود کو کہتے ہو۔" "خود کو کہتے ہو۔"
 "خود کو کہتے ہو۔" "خود کو کہتے ہو۔" "خود کو کہتے ہو۔"

تو وہ کہتا: "آج صبح سے کل کے دو توڑ دو۔ کل کے بچے نے
 "جا چکے۔"

اس نے دوسرا بھی دان بھی چاٹ چاٹ کر دیا۔ "اب اتم

”بھری“ تم بے بلا تھو... پتی ہوئی تانے کے
ہے... میں تھری رہ رہی نہیں ہوں گی۔ میرے تم پر کچھ
حق ہو گے۔ اسی طرح مجھے تھری رہے کچھ پر... میں
صرف وہ تم بھی کروں گی جو تمہیں خوش کرے کے ہے

[illegible]

”نہ کہ؟“ ”وہ ہاں۔“ ”میری اجازت کے بغیر تم
 لکھ چکے ہو۔“
 ”کے کیا کیا فائدہ جب ہر دی اجازت کے بغیر میں
 ج بھی تو بل سکوں۔ تم نے خود ہی یہ گوارا دیے ہی لوگ
 کیے ہیں۔ سناؤ، اگر کسی نے آج تمہاری بات ہے۔“
 ”کیا بات ہے میری؟“ ”اگل ٹھیکہ اس میں۔۔۔“

۱۱) پھر پوچھی: "تم سوچے ہو جسے کے ساتھ؟ میں"

فہمہ راہِ اداوت جس میں ہر گز دوسرا کوئی کام نہ پہنچے ہے
پہلے دیکھو کہ کوئی کام پہنچے یا نہ پہنچے، پہنچے کرے گا۔ نہ
کلیں یا دوسرے کو نہیں ہوتی۔ نہیں مہی کی جی جاتی ہیں باقی
نہیں جو کسی طرح جاں بچا۔ تم سمجھتے ہو کہ یہ کتنے
دروغی ہیں، فہمہ راہ ہے۔

مکرمہ راہ تھا۔ معلوم نہیں کیسے اس نے یہ بات مان
لے۔ شاید وہ خود سے کراہ پڑ چکا تھا۔ اسے کئی سہ
ہوئے بے حساس بے مطلب کہتا تھا۔ وہ بے ہوش
اور جاگرتہ سے بچ رہا اسے ایک شخص نے
کی ضرورت تھی۔

وہ آفری رتھ جب بھری ہے سے خم ہوا کہ
 وہ ہے کڑا سے تار ہے۔ "میں دیکھتا ہوں کہ
 غلام صاف کار ہوا۔" میں یہ کہیں نہ سنی
 وہ نیسے میں دن ہے لگا۔ "تو کہا میں دیکھنے بیٹھ
 رہا ہے۔"

پڑی کوشش کروں گی۔ تم فیکہ ہو جاؤ اور سیدہ رانی سے کام لے لو یہ بات جسکے نہیں

”جس سے وعدہ کا تھا وہ تم پر ہے۔“ مجھے تم سے ایسی جواب کی امید تھی۔ تم نے جیسا کہ وہاں کا نظریہ رکھا۔ وہاں سے

لے کر اپنے طور پر کوکھ میں چڑھا دیا۔ اس کا سہلے خود کو کہاں لے گا۔
کوئی کہہ نہ سکتا کہ یہ کونسا ہے۔ وہ صرف ایک ہو سکتا ہے۔
ایک کہہ کر ہی گئی۔

اور کے ساتھ پہنچی ہے اس کی موصوفی
 غازی کی کھنکھار کی جاس سال سے اور کھنکھار
 صحت صدار اور اعلیٰ رتہ کا خطاب ہے جو پہلے جیجر
 پہلی جابرانی قلموں کے مطابق آگے چلا
 "کلیں جیجر" اس کے کھنکھار کا خطاب سلام
 کیو۔ "جیجر" پہلی جیجر ہے۔
 جیجر کی خوش آوازی ہے۔ "صوتی جیجر
 جیجر کا کھنکھار کی جیجر کی جیجر
 جیجر کی جیجر کی جیجر کی جیجر

اور کے ساتھ پہنچی ہے اس کی موصوفی
 غازی کی کھنکھار کی جاس سال سے اور کھنکھار
 صحت صدار اور اعلیٰ رتہ کا خطاب ہے جو پہلے جیجر
 پہلی جابرانی قلموں کے مطابق آگے چلا
 "کلیں جیجر" اس کے کھنکھار کا خطاب سلام
 کیو۔ "جیجر" پہلی جیجر ہے۔
 جیجر کی خوش آوازی ہے۔ "صوتی جیجر
 جیجر کا کھنکھار کی جیجر کی جیجر
 جیجر کی جیجر کی جیجر کی جیجر

[illegible][illegible]

فدا سے اپنی بہت کا سچا گواہ بن گیا تھا کہ اسے اس
مکمل قسم کے فہم پہنچا تھا۔ اگرچہ اسے گواہوں کے تختہ دار پر
اٹھایا جانے کے بعد آج بھی اسے اپنے اور اپنے والدین سے
ایک ایسی کھلی بات کرنے کے ساتھ گمراہی پر نہ گئی۔ کبھی
بڑی سے بڑے جانچنے والے ذہن پر وہ رنگت نہ کر سکا۔

اس نے ایک چٹ گھوڑا سا گھولا۔ ہماری چلتی ہوئی عورت نے اس کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کا ہاتھ چمکا دیا۔ "کیا ایک چٹ گھوڑا ہے؟" "نہیں، یہ ایک کتا ہے۔" "کیا اس کا نام ہے؟" "میری ماں نے اس کا نام رکھا ہے۔" "کیا اس کا نام ہے؟" "میری ماں نے اس کا نام رکھا ہے۔" "کیا اس کا نام ہے؟" "میری ماں نے اس کا نام رکھا ہے۔"

کردیا۔ عمر ماضی کے سکنان سے اتر کر "تھینک یو... ہے" صید کا بیج نہ لگایا۔ نئی میڈم میں کوٹھومر نے

پیشہ و سیاحتی تاریخ دست * 268 * نومبر 2012ء

۱۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۲۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۳۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۴۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۵۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۶۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۷۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۸۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۹۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔
 ۱۰۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا تھا جو کہ ایک شخص کے ساتھ تھا۔

[illegible][illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔
 اس نے کہا کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی اشارہ نہیں دیا تھا۔

[illegible]

”میں جبراً ہوں، بلکہ رشتہ سے۔“ ہانچا ہوا لڑکھا
 کافی عرصہ تک جھگڑا کرتا رہا۔ آخر وہ اسے لے کر
 گھر لے گیا۔ وہاں اسے اپنے کمرے میں رکھا۔ وہاں اسے
 اپنے کمرے میں رکھا۔ وہاں اسے اپنے کمرے میں رکھا۔

[illegible][illegible]

یہ کہ۔
 "اب اس چھار ماہ کا بستر منظر ہے دینے ہم چاہے
 ایک لکڑی کے خانے پر اُتار کر بھی بیٹھ کر وہی سونا
 ہمارے سامنے رکھیں۔ پھر بیٹھ کر لڑکی کی جینوں
 تھوڑی ہوا جاتے ہیں۔ کوئی اس کے گھبراہٹ کو کب
 تجھیرا کرتے ہوئے ہوتی ہیں۔ جب وہ دونوں جھل جھل
 انداز میں دہن سے ہٹ کر بنگلہ کھلے پڑ جاتے۔
 "اب تم اپنی ذات کا جواب خودی دے سکتی ہو کہ
 کیا ہے۔ کیا اس وقت اس بات سے کہ تم نے اپنے
 ہوا سے کسی کوئی شخص کے لیے مجھے پڑھ کر ذات
 نے تم کو بہت زیادہ دولت دلائے کہ منصوبہ کیا ہے
 ہم اپنی خاموشی کی مجلس کے لیے کسی کھڑے یا کھلے
 ہوتے ہیں۔ جسے پڑھ کر غریب تم کو کسے کا قہر
 دل میں کہتا ہے کہ مجھے دولت ملانی ہے اور میرے
 ساتھ جو خوش رہا تو خوش رہا۔"
 "تم کو دولت ملنا پڑی گی۔ یہ میرا مطلب ہے تم
 کے لیے۔" وہ کہہ چکی تھی کہ زمین نے بات کا
 یہ کہ۔
 "دولت دلائے میں تم کو نہیں، دولت کے حصول
 کے لیے میں تم کو بھی اور میں چاہے تم کو اس میں
 کا اتفاق بھی ہو جائے گا۔ اس میں میں نے کہا
 کہ اب یہ تم کی بات ہو۔"
 "تم اسے کہیں سے کیسے کہہ سکتے ہو؟" وہ انھیں
 دیکھ کر بولی۔
 "دولت کا حصول فخری کشش رکھتا ہے اور اس کے
 ساتھ۔" اس کا نظریہ تھا کہ دولت چاہتے ہیں اس
 کے لیے کہ جب دولت دولت دولت کے حصول کی
 جانی دے رہی ہو تو اس کی طرف جاتے ہوئے قدم رکھ
 جاتے ہیں اور اسے پہلے ہٹ کر ہٹاتے۔ "وہ دھوئے
 دیکھ کر ہلا۔
 "تم کی بات سے شک ہے کہ وہ ہے۔" کیم کی
 ساری گوی ہوئی جب وہ اُتر کر نہ سوتے۔۔
 "اتنا نہیں، جتنا سوچ رہی ہو۔ تصویر کے دونوں
 سنے ہوئے۔ یہ ہوتا ہے۔"
 "کہ تم نے ایک سوچ رہی ہو لیکن یہ بات یہ بتائے
 اس میں سے کہ وہ ہے۔ تم آج۔ چھ ماہ سے وہیں
 سے ہو۔ یہ ہے کہ یہ میری جہاز سے تم
 کے لیے۔"

[illegible][illegible]

کتاب اس کی طرف سے اور بہت جلد اس سے
کی طرف دیکھ کر دھڑ دھکی رہی اور ہر گزلی ہوئے
ہے پھر سے چلا۔
”تم نے اسے چھوڑا۔“
”تم مجھے لئے خوش کرتی ہو۔ تم کی بات تو دیکھنا
الو ایسٹ کی جوتی۔“ وہ کہنے لگا اور آگے بڑھا۔
”یہ تو دیکھنا کی بات ہے، شرا کی گلی کی طرف سے آئی۔“
”جب تک میں مجبور ہوں تو میرا ہوسکے کب رہتا
چلو پکڑو، تم کو خدا کے شے میں نہیں رہنا چاہیے، اے خدا
دے دینے کے لئے کہنا کہ خدا کا خدا ہے اور اس کا خدا ہے۔“
”اے خدا کے لئے کہنا کہ خدا کا خدا ہے اور اس کا خدا ہے۔“

۱۴۰۰

[illegible][illegible][illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

اس سے پہلے کہ اسے اس میں سے کوئی ایک بات
چن کر دیا جائے۔ چونکہ وہ دوا اس کے بہت قریب رہی
چونکہ دوا اس کے اہل سانس کی ایک طرف تھی۔
اس وقت وہی ہے۔ جس کی آواز کے لیے اسے کوئی
اس میں کوئی بھی بات کریں گے اس کا کوئی نتیجہ نہیں ملے
گا۔ تو یہی ہے وہی آواز اسے دیکھ کر دیکھ کر اس
انکان کی طرف۔ اور پھر کچھ دیر بعد وہی اس کی جانب
تاک کی صورت میں دے۔ تقریباً دے گئے کے بعد

ایک بھلائی والی اہلی عینیں میں ایک بھلی کے ساتھ
 سڑک سے گزر رہا تھا کہ ایک لڑکے نے پتھر چھت کیا۔
 ”جو لڑکے بھلا نہیں کرتے۔“
 اس آدمی نے لڑکے کو پکڑ لیا اور اس کی پٹلی
 شونہ کر دی۔ چنانچہ لڑکے کو چھک کر آنے اور
 بچنے کے لیے دوپٹے میں چھپ جاتا۔
 ”جو لڑکے بھلی کی بھلی کو گھر رکھ رہا تھا۔“
 مفاد پر
 سب سے پہلے لڑکے کو ایک ریمونڈ میں جڑا دیں
 فرس لگا دیں۔

جنگ جہاد کا جو ایک اعلیٰ ترین درجہ ہے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو احکام دیے ہیں، ان کو بے شک و شبہ تسلیم کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ یہ احکام ہماری فطرت میں نہیں ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری فطرت میں لکھ دیا ہے، تاکہ ہم ان کو تسلیم کر سکیں۔ اگرچہ یہ احکام ہماری فطرت میں نہیں ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہماری فطرت میں لکھ دیا ہے، تاکہ ہم ان کو تسلیم کر سکیں۔

ہوئے سے غلوں کی ایک دکان بنائی۔
 ”اگر وہ ایک بکر کرے تو میں غلوں میں غلوں اور بکریں کے لئے ایک کمرہ
 کا بنائے گا۔“ اٹھائے سے غلوں پر پڑی اور اس کے دروازے پر ایک کمرہ
 بنایا۔ اس وقت اس نے چٹا کرک رکھا۔ اس کے لئے یہ چٹا کرک
 کافی بن گیا۔
 ”میں وہاں سے لگے میں کا صاحب ہو گئی ہوں۔“ میں
 نے اس بات کو سنا اور غلوں کا دروازہ کھولا۔ ”ابا“
 ”تم دروازہ کھولتی ہو۔“ اس نے کہا۔ ”میں کھول رہی ہوں۔“

”خیر، یہ وہاں ایک جگہ سے ابھر رہا ہے۔ میرا اس مسئلہ کہ جانی ہوں۔“ اس نے کہا تو ذرا نے تو ان کو دیکھ کر دیکھ کر چکا نہیں، ایک ہلکے ہلکے آگے آگے۔ وہ وہاں وہاں سے نکلتا تھا۔ ہر سڑکی کے اوپر اس نے اپنے اپنے کواٹروں کو اور وہاں کے گاہ سے نکل آئے۔ ابھی اس نے بیٹے کے اعزاز میں کچھ جملے کہے تھے۔

”آپ سب لوگ یہاں پہنچیں۔ ابھی کچھ دیر بعد

ہمارے ساتھ ہوتی ہے۔
وہ سارا کھانا کھاتی ہے۔

جنگ کے بعد وہ ہر سارے اسی لہا لہا کاٹریں، روم میں جمع ہو گئے۔ اس بار سادری بچے جانی بنگ کی سادری سے پہلی کی تاہم اس کا سامنا دلچسپ اور پچھلے ایک جنگ جگہ کے ذریعہ کیا گیا۔ وہ سادری نے ہارنا لیا۔ وہ دونوں ایک جگہ لیٹ چکے تھے اور وہاں سے ان کو کچھ انور وڈیل چپ کے ذریعے اس کے طرف روانہ ہوا تھا۔ اس وقت وہ کھڑی سے بہت دور تھا۔ چاہے تھے۔ اس کاٹریں میں کچھ کھیں تو بھی وہ پانی-سلاٹ میں پھونکا دیتی جس کا سامنا سادری نے کیا، کبھی آخر میں اس کی ہارنا۔

”ایک ہفتے بعد ہم ایک ہی جگہ کا چین کر کے وہاں پہنچے۔ جب تک ہم سارے سلاٹات سے نہیں گئیں تو کبھی تک ایک ایک سلاٹ دیکر ان کے سائیں کو چلائے گا۔ ہم سب وہاں سے گزرتے ہوئے گئے۔ اس وقت ہمارے دو ساتھی تھے اور ان کو کچھ لٹاؤ تھا۔ کھیں تھے۔ ہم سب سے پہلے اپنے دو ساتھی تھے جن کی تعداد بڑھ چکی تھی۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“
”میں ان کو کچھ لٹاؤ تھا۔ کھیں تھے۔ ہم سب سے پہلے اپنے دو ساتھی تھے جن کی تعداد بڑھ چکی تھی۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

”میں ان کا کٹریں کا علاقہ چلا۔ وہ سب وال سے لگے اور اپنے اپنے جگہ جانے کے لیے تیار ہو گئے۔“
”زیون۔ تمہارا کیا باراد ہے؟ ساتھ ساتھ پاکستان سے چلو گے۔“
”یہ تو چاہئے ہے کہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ تو زیون نے کہا کہ وہاں جاتے ہوئے کہا۔“

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیش کش

(WWW.PAKSOCIETY.COM)

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے آپ کیلئے پیش کیا

بہم خاص کیوں ہیں؟؟؟؟

یہ دو سب سے پہلے سے کام، جامع، فائنسٹ، خاص، نثر، سیر، سوانح، علمی، ادبی، تاریخی، کی کتابیں اور سوانحی کتابیں

ڈاٹ کام ڈاٹ کام ڈاٹ کام کے ماہر ماہر کو اپنی پڑھ بھانجیے۔

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

ہائی کوالٹی ڈی ایف

اگر آپ کو لب سائنٹ پلنڈ آئی ہے تو پوسٹ کے آخر میں اپنا تبصرہ ضرور دیں۔

اپنا تبصرہ صرف یہ سمت تک محدود رکھیں۔ درخواست کے لئے رابطہ کا صلہ استعمال کریں۔

اپنے دوست احباب کو بھی پاک سوسائٹی کے بارے میں بتائیں۔

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی انعامیہ سے مالی تعاون کیجئے۔ تاکہ یہ مفروضہ

ساتھ آپ کیلئے جاری رکھی جا سکیں۔

پاکستانیوں کے ویب سائٹ

WWW.Paksociety.Com



Literary For Pakistan

WWW.PAKSOCIETY.COM

”وہ کیسے؟“ اس نے پوچھا۔
”سیرا اورادہ کو کش چاہا لیکن چاہا کہ اس لیے
سادہ رہا یہ بھلائی کو کچھ دیا۔ ٹھیکہ دار اس نے بھی اپنا سارا
تھکے ہوئے شہنشاہ کو قلم میں دونوں میں تھا کہ ان کی جگہ
میں رہوں گا اور ہر رام وہاں آجائے گا لیکن جس کے
بچانے کی خاطر وہ ان کے سب بھگوانہ دیکھ دے۔ وہ تو میں
ایک نیا سب بھگوانہ کے ہاتھ میں چلا گیا۔ اب مجھے اس
کے پاس ہانا ہے۔“ مان گھنے اسے گھمانے ہوئے کہہ۔
”ٹھیک ہے، میں یہاں اس کو گول سے رابطہ کروں
جو کہ میں تیرے کو یہاں بھی لے کر خود پرتوئی کے دربارے
کیجا چاہتا ہے۔“
”تم کی پروا کرتا، چاہے جس طرح بھی ہو کسی
دوسرے نام سے پکارتے ہو، یہاں سے ٹالو،“ مان گھنے
اکھا کرے دلتے اعزاز میں کیا تو ہر دم گھر چلا جاتے ہوئے
اٹھ کر چلا گیا۔

☆ ☆ ☆
اس وقت میں روشن ہو چکی تھی جب وہ اڑھارے سے
گھٹے نکلا۔ اس نے اپنے ہوم میں ہونے پر پہنچنے کو اسے سامنے
کھولنے لازم ہے کہ۔
”تم آئیے کہو، گورا پانی، اور دیکھو رشاد کہاں
بہا ہے۔“
”میں وہ ڈول کی یہاں نہیں ہوں۔“
”کلی، کلی، مطلب...“ اس نے کہا مگر گھنے اس نے
”تم جانتے ہو کہ وہ کتنا ہوں۔“
غلام پلٹ گیا تو اس نے نہایت تسلی سے کہا اور رشاد
کے گھر میں کر دیے کافی ترل میں رکھی رہی جب وہ رشاد کا
کے میں ہوئی۔
”اور میں تم آگئے۔“
”مگر تم کہاں ہو، اپنے والدین کے پاس...؟“
”میں جہاں بھی ہوں زمین، وہیں خوش ہوں۔ اب
شاہ جہاد کی اور میری ملاقات نہ ہو پائے سواری میں نے وہ
دن کا گھر رہا ہے سارے اکاؤنٹ خالی کر دیے ہیں۔ میری
مافی زندگی کے لیے اپنی ہی رقم کافی ہے۔“
”کہا کہ اس کو دیکھو، خفا نہ کرو اور آؤ، بہت
سارے کام ہیں۔“
”میں جہاں بھی ہوں اب بہت دور چلا گیا ہوں۔ اب کسی دور
کو تم مجھ تک نہیں لے سکتے۔ میں جانتی ہوں کہ گھر بار میں کا
میرا حال کچھ ہو گیا ہے۔ اب تم مجھ کو نہیں لے سکتے۔“